REGD E-P-No 67

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۷

جلد ۶ | ۹ امان ۱۳۳۶ ہش | ۶ شعبان ۱۳۷۶ھ | ۹ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۰

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی - ۷ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے۔ حضور نے کل نماز جمعہ پڑھائی اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔

بعد ازاں حضور نے ڈرگ روڈ کے احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ حضور نے جناب حسین ملک صاحب کے ہاں تشریف لے جا کر سابق گورنر جنرل پاکستان جناب ملک غلام محمد صاحب مرحوم کی وفات کی تعزیت فرمائی۔ حضور وہاں تقریباً ایک گھنٹہ تشریف فرما رہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا!

خلافتِ ثانیہ کے مبارک دور میں سرزمینِ یورپ پر تیسری مسجد کی تعمیر

ہفتہ زیر اشاعت ہمبرگ (مغربی جرمنی) سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۲ فروری بروز جمعۃ المبارک ہمبرگ میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا۔ اس مبارک اور مقدس تقریب میں جرمنی کے جملہ احمدی احباب کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام جرمنی کی نامور اور ممتاز شخصیتیں اور پریس کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مبلغ جرمنی جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس مبارک دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو جرمنی میں ہمیشہ ہمیش کے لئے ہدایت کا منبع اور اشاعت اسلام کا ایک حقیقی ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اس اہم واقعہ کے متعلق بعض مقامی اخبارات نے نہایت شاندار مضامین شائع کئے۔ اور اس طرح اہل جرمنی پر اس مسجد کی اہمیت کو واضح کیا۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت میں سرزمین یورپ پر یہ تیسری مسجد ہے جس کی تعمیر کی توفیق اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور انور کے وجود باجود کی برکت سے جماعت احمدیہ کو ملی ہے۔ اس سے قبل لنڈن اور ہالینڈ میں مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو بھی جرمنی میں اسلام کا نور پھیلانے اور اہل جرمنی کے سینے منور ہونے کا ذریعہ بنائے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین

حلقہ جات سری گوبندپور اور بٹالہ میں کانگرس کی کامیابی

(از جناب ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

یہ خبر بنہایت مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ حلقہ سری گوبندپور اور حلقہ بٹالہ (بشمول قادیان) کے دونوں کانگرسی امیدوار علی الترتیب جناب سردار گورچن سنگھ صاحب باجوہ وزیر تعلیم اور جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب صدر ضلع کانگرس و موجودہ ایم-ایل-اے کامیاب ہو گئے ہیں جماعت ہائے احمدیہ بالعموم اور خصوصاً قادیان کے لئے یہ ایک خاص خوشخبری ہے جبکہ کانگرس کو اس کے اوصاف کے باعث دیگر سیاسی پارٹیوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

جماعت قادیان نے ہر دو کے جلوسوں کے موقعہ پر ان کا استقبال کیا اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور ان کو مبارکباد دی۔ ہمیں توقع ہے کہ ہر دو افراد اس امر کو رفتہ گذشتہ کرتے ہوئے کہ کن لوگوں نے ان کو ووٹ دیئے سب کے خیر خواہ ثابت ہونگے۔ اور اپنے علاقہ کی بہبود کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ اور ان کا وجود حقیقی معنوں میں بہتری کا باعث بنے گا۔ اور عوام کی طرف سے ان پر جو ذمہ واریاں سونپی گئی ہیں ان کو باحسن طریق سرانجام دینگے۔

پنڈت گورکھ ناتھ کی طرف سے شکریہ!

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ بھارت نے ہر مقام پر کانگرس کی اعانت کی ہے۔ قادیان و بٹالہ کے حلقہ سے محترم پنڈت گورکھناتھ صاحب صدر ضلع کانگرس کو کانگرس کی طرف سے ٹکٹ ملا تھا۔ اور جماعت نے ان کی تن من دھن سے اعانت کی۔ اس بارہ میں انہوں نے پہلے بھی اپنے جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کیا تھا۔ اور اب انہوں نے ایک چٹھی میں تحریر کیا ہے کہ:-

"جس تندہی سے احمدیہ کمیونٹی نے حالیہ جنرل الیکشن میں خاص طور پر میری اور کانگرس کی امداد کی ہے۔ میں اپنی طرف سے اور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی گورداسپور کی طرف سے آپ کی اس فشکام سیوا کا شکر گذار ہوں۔ اور توقع کرتا ہوں کہ بھارت سرکار ہمارے پنجاب دیش کی تعمیر نو کے لئے جو پروگرام مرتب کرے گی آپ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح سے سرانجام دیتے رہیں گے!"

ایک بار پھر شکریہ

آپکا سیوک گورکھناتھ ایم-ایل-اے

پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی گورداسپور بٹالہ

قبولیت دعا کا نشان

جناب ادم پرکاش صاحب شرما باندھرے تحریر کرتے ہیں:-

"آپ نے جو میری والدہ کیلئے اپنے پرمیشور سے پرارتھنا کی تھی وہ پوری ہو گئی ہے اور میری والدہ جو سخت بیمار تھی اس کو آپکے مرزا صاحب کی دعا سے صحت ہو گئی ہے۔ کچھ روز سے میرا من اچاٹ ہے آپ دعا کریں کہ مجھے بھی شانتی ملے۔ میں آئندہ آپ کے مرزا صاحب کو ہی پیار کروں گا۔

آپنے جو کتاب روانہ کی تھی اسکو پڑھ کر دل چاہتا ہے کہ قادیان کے درشن کروں جہاں پر ایک پورا آتما نے جنم لیا ہے آپ کی ایک ہی کتاب پڑھ کر من کی شدھی ہو گئی ہے"

احباب سے درخواست ہے کہ وہ انکے اطمینان قلب اور ہدایت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

برکات احمد راجیکی
قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی علالت

سکندر آباد دکن یکم مارچ سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بیمار ہیں۔ بھی سخت بیمار ہیں۔ ضعیف العمری میں یہ بیماری تشویشناک ہے۔

حضرت سیٹھ صاحب موصوف تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کو بعد السلام علیکم دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اس لئے احباب جماعت حضرت سیٹھ صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے خاص دعائیں جاری رکھیں۔

ملک صلاح الدین ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے رام ناتھ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

هفت روزه بدر قادیان
مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء

دورہ جنوبی ہند کے متفرق کوائف

جنوبی ہند کا دورہ کرنے والے وفد کے اراکین کی طرف سے جو خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان کی ایک قسط قبل ازیں بدر مورخہ ۲۳ر فروری میں مذکورہ بالا عنوان سے شائع ہو چکی ہے۔ دوسری قسط درج ذیل ہے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۱)

کل مورخہ ۱۸/۲ کو شام کو ۶½ بجے جماعت احمدیہ ہبلی کے سالانہ جلسہ کا دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مقررین نے تقاریر کیں:

۱۔ انگریزی میں تقریر ۔۔۔ جناب محمد کریم اللہ صاحب نوجوان

۲۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق ۔۔۔ مولانا محمد سلیم صاحب فاضل

۳۔ ہندو مسلم اتحاد ۔۔۔ مولوی سمیع اللہ صاحب

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلعم سے } خاکسار امینی

صدارتی تقریر میں صاحبزادہ صاحب نے حاضرین کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر سنجیدگی سے مطالعہ کرنے اور وقت کے مامور کو قبول کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ جلسہ ۱۱ بجے ختم ہوا۔ دو روز کا پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ پولیس نے بھی حفظ امن میں خوب امداد دی۔

۲۔ آج صبح ۱۰½ بجے "ورما فلم کمپنی" کے مینیجر جناب سبز پنس لال صاحب نے صاحبزادہ صاحب اور تبلیغی وفد کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی۔

۳۔ آج جملہ ارکان وفد دھارواڑ آ گئے ہیں۔ دھارواڑ ہبلی سے ۱۲ میل پر ہے اور ضلع کا صدر مقام ہے۔ آج رات دھارواڑ میں جلسہ ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب و ارکان وفد بخیر و عافیت ہیں۔ (خط مولوی امینی صاحب ۱۹/۲/۵۶)

(۲)

خدا کے فضل و کرم سے کل رات (۸ تا ۱۱ بجے) دھارواڑ میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ کامیاب منعقد ہوا۔ بعض مسلمانوں نے کار میں گھوم کر خوب اعلان کیا کہ احمدیوں کے جلسہ میں مسلمان شامل نہ ہوں مگر باوجود مخالفت کے ہندو اور مسلمان اس جلسہ میں کثرت سے شامل ہوئے۔ جن کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔

جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ پنڈال پہنچنے پر آپ کا جماعت کی طرف سے استقبال کیا گیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نوجوان صاحب نے انگریزی میں "اتحاد" پر تقریر فرمائی جس میں اسلامی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کے موجودہ طریق عمل کی مذمت کی۔ آپ کے بعد مولوی سمیع اللہ صاحب نے ہندی زبان میں دنیا کے حق پرستی کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے سوا گھنٹہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آخر میں صاحبزادہ صاحب نے صدارتی ریمارکس میں دھارواڑ کے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے اور رواداری کے جذبات پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جلسہ ۱۱ بجے ختم ہوا۔

ہبلی میں مقیم پنجابی دوست مسٹر کھوسلہ ایم۔ اے۔ ایل ایل بی نے وفد کے اعزاز میں چند رشیلہ ہوٹل میں دعوت عشائیہ دی۔

آج خاکسار اور نوجوان صاحب شموگہ جا رہے ہیں۔ تاکہ وہاں کے انتظامات میں مقامی احباب کو مدد دیں۔ باقی وفد ۲۲/۲ کو پہنچے گا (خط مولوی امینی صاحب ۲۰/۲/۵۶)

(۳)

ہبلی اور دھارواڑ کے جلسوں کی مفصل رپورٹ مبارک علی صاحب نظارت کو بھجوا رہے ہیں۔ دھارواڑ میں ہمارا یہ پہلا جلسہ تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے دھارواڑ کا جلسہ ہمارے دورہ کے تمام پہلے جلسوں سے کامیاب رہا۔ کچھ مسلمانوں نے جلسہ میں آ کر شور مچایا۔ کہ قادیانیوں کے جلسہ میں نہ بیٹھو ۔۔۔۔ باز ازیں جلسہ تھا دو ہزار کے قریب حاضرین تھے۔ کثرت سے غیر مسلم حاضرین تھے۔ ہندوؤں نے ہماری تقاریر کو نہایت توجہ۔ انہماک اور رشک کر پورے وقت سنا۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ قاضی صاحب پہلے بھی بہت مضبوط ہو گئے تھے لیکن ان دونوں جگہوں کے جلسوں کے بعد ان میں اور پختگی اور ہمت پیدا ہو گئی ہے۔ انکی بیوی اور بچے ابھی احمدی نہیں ہیں۔ پہلے تو یہ لوگ سخت مخالف تھے۔ لیکن اب بڑی تبدیلی ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ انکی بیوی بچے بھی جلد احمدیت قبول کریں۔

(خط صاحبزادہ صاحب ۲۲/۲/۵۶)

(۴)

خاکسار اس سے پہلے خط میں اطلاع دے چکا ہے۔ کہ خاکسار اور نوجوان صاحب ۲۱/۲ کو ضروری انتظامات کے لئے شموگہ آ گئے تھے۔ حسب پروگرام کل ۲۲/۲ رات ½ا بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع چوہدری محمد سلیم صاحب دیوبندی چوہدری مبارک علی صاحب ہبلی سے شموگہ تشریف لے آئے۔ جناب عبد الرزاق صاحب احمد شموگہ نے اپنی کار ۲۱/۲ کو ہبلی بھجوا دی تھی۔ تاکہ ہبلی میں صاحبزادہ صاحب کی نقل و حرکت کے کام آ سکے۔ اور پھر اسی کار پر شموگہ تشریف لے آئیں۔ چنانچہ ان کی کار نے بہت ہی فائدہ دیا۔ اللہ تعالیٰ عبد الرزاق صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔ آمین۔

شموگہ پہنچنے پر احباب جماعت نے صاحبزادہ صاحب اور ارکان وفد کا چوک میں استقبال کیا۔ اور اھلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔

محترم صاحبزادہ صاحب اور ارکان وفد جناب میر کلیم اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ شموگہ کے مکان پر فروکش ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ آج شام کو صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں کرناٹک سنگھا ہال میں At Home دیا جائے گا۔ اور کل رات اسی ہال میں جلسہ عام منعقد ہوگا۔ ارکان وفد بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ (خط مولوی امینی صاحب ۲۳/۲/۵۶)

(۵)

مورخہ ۲۳ر فروری کو جماعت احمدیہ شموگہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں کرناٹک سنگھا ہال میں ½۵ بجے شام At Home دیا گیا۔ جس میں شموگہ کے مختلف طبقات کے معززین شامل ہوئے۔ مکرم سید مدار صاحب وائس پریذیڈنٹ شموگہ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کی کاپی لف ہذا ہے۔ سپاسنامہ کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد اور جماعت کے تبلیغی شاندار کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کو واضح فرمایا۔

۲۔ کل مورخہ ۲۴ر فروری کو کرناٹک ہال میں ہی بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کی طرف سے جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے اشتہارات اور پوسٹر دیواروں پر چسپاں کئے گئے تھے۔ مگر بعض متعصب اور شریر لوگوں نے اشتہارات کو پھاڑ دیا۔ جماعت نے اس جلسہ کا اعلان موٹر میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کیا۔ اور زبان میں جلسہ کے اشتہارات بھی تقسیم کئے۔ چنانچہ نماز مغرب کے بعد ½۷ بجے جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ صاحب شروع ہوا۔ باوجود مخالفت کے ہندو اور مسلم ۷۰۰ کی تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نوجوان صاحب نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ جس میں مذہب کی ضرورت اور پھر جماعت احمدیہ کے قیام اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد خاکسار امینی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی جس میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مذہب اسلام ہی ہے اور جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں کہ آپ ہی مہدی موعود اور مسیح موعود ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث سے دلائل بیان کئے۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور اشاعت قرآن و اسلام کا ذکر کیا۔

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے صدارتی ریمارکس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی تحقیق اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے اور غور و فکر کرنے کے بارہ میں نہایت ہی موثر پیرایہ میں حاضرین کو توجہ دلائی۔ اور جلسہ ½۹ بجے بعد دعا ختم ہوا۔

۳۔ انشاء اللہ آج بعد نماز مغرب میر کلیم اللہ صاحب کے مکان واقع سوا سے پاڈے میں ایک جلسہ عام ہوگا۔ جس کا اعلان بذریعہ اشتہار رات کر دیا گیا ہے (خط مولوی امینی صاحب ۲۵/۲/۵۶)

(۶)

کل رات محلہ سوا سے پاڈے میں میر کلیم اللہ صاحب کے مکان پر جلسہ عام کا اعلان تھا۔ چنانچہ حسب پروگرام یہ جلسہ ۸ بجے رات شروع ہوا۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب نے "پیغام احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ غیر احمدی دوست اگرچہ پنڈال میں نہ آئے مگر راستہ کے دونوں اطراف اور ارد گرد کے مکانوں پر بیٹھے ہوئے تقریر سن رہے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مولوی صاحب کی تقریر ختم ہونے کے قریب تھی۔ کہ بعض شریر لوگوں نے اُس شیڈ پر جس کے نیچے جلسہ ہو رہا تھا۔ پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ مگر جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ (باقی صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

اپنے فرض کی اہمیت کو محسوس کرو۔ تا تم اللہ تعالیٰ کی برکتیں حاصل کر سکو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ فروری ۱۹۵۷ء بمقام ناصر آباد (سندھ)

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مکہ مکرمہ میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے صرف ایک بیٹے گئے تھے۔ جن سے صرف نسلی ترقی کے ذریعہ دو ہزار سال کے عرصہ میں تین لاکھ افراد عرب میں پھیل گئے تھے۔ ہمارے احمدی جو یہاں سندھ میں رہائش رکھتے ہیں وہ ساری اسٹیٹوں وغیرہ کو ملا کر اس وقت دس ہزار کے قریب ہیں۔* اور ہمیں یہاں آئے ہوئے تقریباً پچاس سال ہو گئے ہیں۔ اگر دو ہزار سال کے عرصہ کو تقسیم کر کے دیکھا جائے تو جتنے عرصہ میں ان کی تعداد ہماری اس تعداد کے قریب پہنچی تھی۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ سو سال میں وہ پندرہ ہزار اور تقریباً ۷۰ سال میں دس ہزار ہوئے تھے۔ اور ان کی یہ ترقی صرف نسل کے ذریعہ ہوئی تھی۔ لیکن

*اور اس میں سے اتنی کمی کر دی جائے۔

ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت

ہے۔ اور مذہبی جماعتیں صرف نسلی طور پر ہی نہیں بڑھتیں بلکہ تبلیغ سے بھی بڑھتی ہیں۔ چونکہ اس وقت ہمارے یہاں دس ہزار آدمی ہیں۔ اس لئے اگر دس ہزار آدمی ایک ایک آدمی کو بھی سلسلہ میں داخل کرے۔ تو اگلے سال ان کی تعداد بیس ہزار ہو جائے گی۔ اس سے اگلے سال چالیس ہزار ہو جائے گی۔ اور اس طرح

دس سال میں

۲۵ لاکھ بیس ہزار تک ان کی تعداد پہنچ جائے گی۔ جو سندھ کی آدھی آبادی ہے۔ اور یہ ترقی صرف تبلیغ کے ذریعہ ہو گی۔ نسل کے ذریعہ ان کی جو ترقی ہو گی۔ وہ اس سے علیحدہ ہو گی اور اگر ہر احمدی ایک ایک نہیں بلکہ دو دو آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کرے۔ تو ان کی تعداد دس ہزار سے

تیس ہزار ہو جائے گی

دوسرے سال نوے ہزار ہو جائے گی تیسرے سال دو لاکھ ستر ہزار ہو جائے گی۔ چوتھے سال آٹھ لاکھ دس ہزار ہو جائے گی۔ پانچویں سال چوبیس لاکھ تیس ہزار ہو جائے گی۔ چھٹے سال بہتر لاکھ نوے ہزار ہو جائے گی۔ اور ساتویں سال دو کروڑ اٹھارہ لاکھ ستر ہزار ہو جائے گی۔ جو

سندھ کی آبادی سے تین گنا سے بھی زیادہ

ہے۔ اگر گزشتہ سالوں میں جماعت کے تمام دوست اسی رنگ میں اپنی کوشش جاری رکھتے۔ اور ہر سال دو دو افراد کو اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش کرتے تو سارے سندھ میں اس وقت احمدی ہی احمدی ہوتے۔ بلکہ اگر وہ ہر سال صرف ایک ایک احمدی کرتے۔ تب بھی ان کی تعداد گزشتہ سالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنی بڑھ جاتی۔ کہ صرف سندھ ہی نہیں۔ بلکہ مغربی پاکستان کی آبادی کے برابر ان کی تعداد پہنچ جاتی۔

درحقیقت اپنے آپ کو دوگنا کرتے چلے جانا ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے

مشہور ہے

کہ جس شخص نے شطرنج کی کھیل ایجاد کی تھی۔ اس نے یہ کھیل بادشاہ کو بھی دکھائی بادشاہ کو یہ کھیل بڑی پسند آئی۔ اور اس نے کہا کہ تم نسخہ بیچ ڈالو۔ اور دس ہزار روپیہ انعام کے طور پر لے لو۔ وہ اچھا حساب دان آدمی تھا کہنے لگا حضور! میں دس ہزار روپیہ لینے کے لئے تیار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے ایک خانہ میں ایک کوڑی رکھوائیں دوسرے خانہ میں دو کوڑیاں رکھوائیں۔ تیسرے خانہ میں چار کوڑیاں چوتھے خانہ میں آٹھ کوڑیاں رکھوائیں پانچویں خانہ میں سولہ کوڑیاں رکھوائیں اور اس طرح آخر تک دوگنا کرتے چلے جائیں۔ اور پھر جو کچھ بنے مجھے

انعام کے طور پر

دے دیں۔ شطرنج کے کل چونسٹھ خانے ہوتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا میں نے تو سمجھا تھا۔ کہ تم بڑے عقلمند ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ تم جاہل آدمی ہو کہ دس ہزار روپیہ لینے کی بجائے مجھ سے کوڑیاں مانگتے ہو۔ وہ کہنے لگا حضور! مجھے تو یہی چاہیئے۔ اس نے وزیر خزانہ کو بلایا۔ اور کہا کہ کوڑیوں سے شروع کرو۔ اور ہر اگلے خانہ میں دوگنی کوڑیاں رکھتے جاؤ۔ اور پھر جتنی رقم بنے وہ اسے انعام کے طور پر دے دو۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد ہی دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ حضور

ہمارا سارا خزانہ ختم ہو گیا ہے

اور ابھی اس کے کئی خانے خالی پڑے ہیں چنانچہ دیکھ لو۔ پہلے خانہ میں اس نے ایک کوڑی رکھی۔ دوسرے میں دو کوڑیاں ہوئیں تیسرے خانہ میں چار کوڑیاں۔ چوتھے خانہ میں آٹھ کوڑیاں پانچویں خانہ میں سولہ کوڑیاں چھٹے خانہ میں بتیس کوڑیاں ساتویں خانہ میں چونسٹھ کوڑیاں

پرانے زمانہ میں

چار پیسے کا ایک گنڈہ آیا کرتا تھا۔ جس میں چونسٹھ کوڑیاں ہوتی تھیں۔ اس لئے ساتویں خانہ میں ہم ایک آنہ رکھ لیتے ہیں۔ اب آٹھویں خانہ میں دو آنے ہوئے۔ نویں خانہ میں چار آنے ہوئے۔ دسویں خانہ میں آٹھ آنے۔ گیارہویں میں ایک روپیہ۔ بارھویں خانہ میں دو روپے تیرھویں خانہ میں چار روپے۔ چودھویں میں آٹھ روپے پندرھویں خانہ میں سولہ روپے سولہویں خانہ میں بتیس روپے سترھویں خانہ میں چونسٹھ روپے۔ اٹھارویں خانہ میں ایک سو اٹھائیس روپے۔ انیسویں خانہ میں دو سو چھپن روپے

بیسویں خانہ میں

پانچ سو بارہ روپے۔ اکیسویں خانہ میں ایک ہزار چوبیس روپے۔ بائیسویں خانہ میں دو ہزار اڑتالیس روپے۔ تئیسویں خانہ میں چار ہزار چھیانوے روپے۔ چوبیسویں خانہ میں آٹھ ہزار ایک سو بانوے روپے۔ پچیسویں خانہ میں

سولہ ہزار تین سو چوراسی

روپے۔ چھبیسویں خانہ میں بتیس ہزار سات سو اڑسٹھ روپے۔ ستائیسویں خانہ میں پینسٹھ ہزار پانچ سو چھتیس روپے۔ اٹھائیسویں خانہ میں ایک لاکھ اکتیس ہزار بہتر روپے۔ انتیسویں خانہ میں دو لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چوالیس روپے۔ تیسویں خانہ میں پانچ لاکھ چوبیس ہزار دو سو اٹھاسی روپے اکتیسویں خانہ میں دس لاکھ اڑتالیس ہزار پانچ سو چھہتر روپے۔ بتیسویں خانہ میں بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون روپے۔ تینتیسویں خانہ میں اکتالیس لاکھ چورانوے ہزار تین سو چار روپے۔ چونتیسویں خانہ میں تراسی لاکھ اٹھاسی ہزار چھ سو آٹھ روپے۔ پینتیسویں خانہ میں ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ روپے۔ چھتیسویں خانہ میں تین کروڑ پینتیس لاکھ چون ہزار چار سو بتیس روپے۔ سینتیسویں خانہ میں چھ کروڑ اکہتر لاکھ آٹھ ہزار آٹھ سو چونسٹھ روپے۔ اڑتیسویں خانہ میں تیرہ کروڑ بیالیس لاکھ سترہ ہزار سات سو اٹھائیس روپے۔ انتالیسویں خانہ میں چھبیس کروڑ چوراسی لاکھ پینتیس ہزار چار سو چھپن روپے چالیسویں خانہ میں ترپن کروڑ اڑسٹھ لاکھ ستر ہزار نو سو بارہ روپے۔ اور اکتالیسویں خانہ میں ایک ارب سات کروڑ سینتیس لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سو چوبیس روپے۔ اور ابھی ۲۳ خانے باقی رہتے ہیں۔ ہم نے ایک دفعہ حساب لگایا۔ تو معلوم ہوا کہ چونسٹھویں خانہ میں ۹ پدم ۱۷ کھرب نناوے ارب تک رقم پہنچ جاتی ہے۔ اور یہ اتنی بڑی رقم ہے۔ کہ امریکہ جو بڑا دولتمند ملک ہے وہ بھی اتنا روپیہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو اگر

ہر احمدی کوشش کرتا

اور سال بھر میں ایک ایک شخص کو ہی احمدی بنانے کی کوشش کرتا تو چند سال کے اندر اندر سارا سندھ احمدی ہو جاتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دوستوں کے اندر وہ تڑپ پائی نہیں جاتی جو ان کے اندر پائی جانی چاہیئے۔ بے شک نسلی بڑھوتی بھی ایک قابل قدر چیز ہے۔ اور اس کے ذریعہ بھی قومیں دنیا میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ مگر وہ ترقی اس طرح نہیں ہوتی جس طرح تبلیغ کے ذریعہ ہوتی ہے . . . .

. . . .

. . . .

نسلی ترقی کے لئے کہیں بیس سال میں لڑکا جوان ہو گا اور اس کی شادی ہو گی۔ اور پھر اس کے ہاں اولاد پیدا ہو گی۔ لیکن روحانی بڑھوتی کے لئے بیس سال کے انتظار کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ ہر سال بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آپ لوگوں کے ہاں اگر ہر سال بھی ایک بچہ پیدا ہو تب بھی وہ آگے بچے پیدا کرنے کے قابل تب ہو گا جب کہ وہ

کم پندرہ سال کا ہوگا۔ اور پھر اس کا بچہ تب بچہ پیدا کر سکے گا۔ جب وہ بھی پندرہ سال کی عمر کو پہنچے گا۔ گویا تیس سال میں نسلی طور پر ایک سے تین بنتے ہیں۔ لیکن اگر ہر شخص ایک ایک سال میں احمدی بناتا چلا جائے۔ تو تیس سال میں سارے سندھ اور سارے مغربی پاکستان کے برابر احمدی ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ احساس

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد

میں پایا جاتا تھا۔ کہ انہیں ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کریں۔ اور اس کے خانہ کعبہ کی خدمت بجا لائیں۔ وہ احساس ہماری جماعت کے دوستوں میں نظر نہیں آتا۔ بے شک ہم اس علاقہ کو وادیٔ غیر ذی زرع نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ زراعت کے لحاظ سے یہ بڑا زرخیز علاقہ ہے۔ لیکن اسے غیر آباد ضرور کہہ سکتے ہیں۔ وادیٔ غیر ذی زرع مکہ کی وادی تھی۔ جہاں گھانس کی ایک پتی تک بھی نہیں ہوتی تھی۔ مگر اس کے باوجود

نسلِ اسماعیل نے اپنے فرض کو سمجھا

اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ تک ان کی تین لاکھ تعداد ہوگئی۔ اور اب تیرہ سو سال میں مسلمانوں کی آبادی ایک کروڑ تک پہونچ چکی ہے۔ بلکہ شاید کچھ زیادہ ہی ہو۔ تو نسلی لحاظ سے بھی بے شک ترقی ہوتی ہے۔ لیکن جو ترقی مذہبی اور روحانی رنگ میں ہوتی ہے۔ وہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد صرف نسلی لحاظ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ تک تین لاکھ تک پہنچی لیکن حضرت عیسٰی علیہ السلام کی روحانی نسل چلی۔ اس کی تعداد آج ایک ارب سے بھی زیادہ ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت بھی تبلیغ پر زور دیتی۔ اور ہر شخص ایک سے دو اور دو سے چار ہونے کی کوشش کرتا۔ تو ساری دنیا پر آج مسلمان ہی مسلمان چھا جاتے اور ہر لحاظ سے انہیں غلبہ و اقتدار حاصل ہوتا۔ تم بھی اگر صحیح طریق پر کام کرو گے۔ اور تبلیغ کو وسیع کرتے چلے جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت بخشے گا۔ اور تمہیں ترقی عطا کرے گا۔ لیکن اگر غفلت سے کام لو گے۔ تو تم وہ برکتیں حاصل نہیں کر سکو گے جو سچے خدمت گذاروں کو حاصل ہوا کرتی ہیں۔ خدا کے لئے اپنے رشتہ داروں اور بہن بھائیوں کو چھوڑ دینا کوئی معمولی قربانی نہیں ہوتی۔ اسی طرح خواہ کوئی ایک آنہ فی روپیہ چندہ دے سکتا ہو۔ تب بھی

یہ ایک بڑی قربانی ہے۔ گاندھی جی نے ایک دفعہ حساب لگا کر بتایا تھا کہ ہندوستان میں ایک فرد کی فی سال صرف چھ پیسے آمد ہے۔ لیکن ہماری جماعت کو اگر تم دس لاکھ سمجھ لو تب بھی بارہ لاکھ روپیہ سالانہ تو صرف صدر انجمن احمدیہ کا چندہ ہوتا ہے اور تحریک جدید کا چندہ ملا کر سترہ اٹھارہ لاکھ روپیہ تک پہنچ جاتا ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ بجائے چھ پیسے کے ہر احمدی ڈیڑھ روپیہ سے پونے دو روپیہ تک دے رہا ہے گویا جماعت میں داخل ہو کر انہیں رشتہ داروں کو بھی چھوڑنا پڑا۔ اور مالی لحاظ سے بھی بوجھ برداشت کرنا پڑا۔ اگر ان قربانیوں کے باوجود کوئی شخص سستی سے کام لیتا ہے اور

خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت

کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ تو اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ اس کو تو چاہیئے کہ وہ ایسے طور پر اپنی زندگی بسر کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں اس سرگرمی اور جوش سے حصہ لے۔ کہ وہ سمجھے کہ اگر میں نے یہ کام نہ کیا۔ تو میری زندگی میں کوئی مزا نہیں رہے گا۔ ۱۹۳۵ء میں ہم نے یہاں زمینیں خریدی تھیں۔ اور اب ۱۹۵۶ء گزر چکا ہے۔ گویا ہمیں یہاں آئے ہوئے اکیس سال ہو چکے ہیں۔ اور بعض اس سے بھی پہلے سے موجود ہیں۔ چنانچہ بعض صحابی ایسے ہیں۔ جو اڑتالیس اڑتالیس سال سے یہاں رہائش رکھتے ہیں۔ اگر وہ سارے کے سارے اپنے فرض کو ادا کرتے۔ تو اب تک سندھ میں ہماری جماعت کی تعداد کروڑوں تک پہونچ چکی ہوتی۔ اور اگر ہر سال پچھلے سال سے دگنا ہونے کی کوشش کرتے تو اکیس سالوں میں وہ کئی ارب تک پہونچ جاتے۔ پس دوستوں کو اپنے اس

فرض کی اہمیت کا احساس

کرنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد کیا گیا ہے۔ اور اپنے دوستوں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کو انہیں حق بات پہنچانا کسی فساد اور لڑائی کا موجب نہیں ہو سکتا۔ حق پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر ہر رشتہ دار کا اپنے رشتہ دار پر اور ہر دوست کا اپنے دوست پر اور ہر بھائی کا اپنے بھائی پر حق ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی بیوی ایسی نہیں ہو سکتی جو یہ سمجھے کہ میرا خاوند خواہ جہنم میں چلا جائے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اور نہ کوئی خاوند

ایسا ہو سکتا ہے۔ جو کہے کہ خواہ میری بیوی جہنم میں چلی جائے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ پس خاوند کا اپنی بیوی کو یا بیوی کا اپنے خاوند کو حق بات پہنچانا تبلیغ کرنا نہیں بلکہ

اپنے فرض کو ادا کرنا ہے

اسی طرح بھائی کا اپنے بھائی کو حق پہنچانا تبلیغ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ بھائی کا اپنے بھائی کو حق پہنچانا اس کا فرض ہے۔ اسی طرح دوست کا اپنے دوست کو حق پہنچانا تبلیغ نہیں بلکہ اس کا فرض ہے۔ اور اگر وہ اپنے اس فرض کو ادا نہیں کرتا۔ تو وہ دوست نہیں بلکہ دشمن سمجھا جانے گا۔ اور اس کا دوست بھی اسے اپنا خیر خواہ نہیں۔ بلکہ بدخواہ قرار دے گا کہ اس نے اسے سچائی سے محروم رکھا۔ اگر اس رنگ میں ہر رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو۔ اور ہر دوست اپنے دوست کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے حق پہنچائے تو

میں سمجھتا ہوں

کہ کوئی انسان ایسا نہیں ہو سکتا جس کے چار چار پانچ پانچ دوست نہ ہوں۔ اور پھر ان دوستوں کے آگے چار چار پانچ پانچ دوست نہ ہوں۔ اگر ایک شخص اپنے دوستوں کے پاس جاتا اور انہیں صداقت سے آگاہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صداقت کو اپنے دوستوں تک پہنچاتے ہیں۔ تو تھوڑے دنوں میں ہی احمدیت کی آواز لاکھوں افراد تک پہنچ سکتی ہے۔

دنیا میں عام طور پر انسان

دوسروں کے حالات کا اندازہ

اپنے حالات سے کیا کرتا ہے۔ اور جس حالت میں وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ اسی حالت میں وہ ساری دنیا کو سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی نائی تھا۔ جسے کسی امیر آدمی نے خوش ہو کر دو ہزار اشرفی انعام دے دی۔ وہ مہینہ بھر میں مشکل سے آٹھ دس روپے کمایا کرتا تھا۔ اسے یکدم جو تیس ہزار روپیہ مل گیا۔ تو اس کا دماغ خراب ہو گیا۔ وہ جہاں بھی جاتا تھیلی اپنے ساتھ لئے پھرتا۔ چونکہ امیروں کا نائی تھا اسے یہ خطرہ نہیں تھا۔ کہ کوئی اسے اٹھا لے گا۔ اس لئے وہ بے دھڑک اسے اپنے ساتھ رکھتا۔ اور جب لوگ اس سے پوچھتے۔ کہ بتاؤ شہر کا کیا حال ہے۔ تو کہتا حضور کوئی کمبخت ایسا نہیں ہوگا جس کے

پاس تیس ہزار روپیہ بھی نہ ہو۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے مذاق کے طور پر اس کی تھیلی اٹھا لی۔ تھیلی کے گم ہو جانے سے اس کا برا حال ہو گیا۔ اور بھوکا مرنے لگا۔ ایک دن وہ کسی امیر کی حجامت بنانے لگا۔ تو اس نے پوچھا۔ بتاؤ شہر کا کیا حال ہے۔ وہ کہنے لگا حضور شہر کا کیا پوچھتے ہیں سب بھوکے مرتے ہیں۔ اس پر جس شخص نے تھیلی چرائی تھی۔ اس نے تھیلی لا کر اس کے سامنے رکھ دی۔ اور کہا۔ تم سارے شہر کو بھوکا نہ مارو۔ اپنی تھیلی واپس لے لو۔ تو

حقیقت یہ ہے

کہ ہر انسان اپنے اوپر ہی دوسرے کا قیاس کیا کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنے دوستوں پر حسن ظنی ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ ان دوستوں کے بھی آگے ایسے دوست ہو سکتے ہیں جن پر انہیں حسن ظنی ہو۔ اور اگر اس کے چار پانچ مخلص دوست ہیں۔ تو ان کے بھی چار چار پانچ پانچ مخصوص دوست ہو سکتے ہیں۔ اگر اس ذریعہ کو ہی اختیار کر لیا جائے۔ اور ہر شخص اپنے

پانچ دوستوں تک حق پہنچائے

اور ان پانچ دوستوں میں سے ہر شخص اپنے پانچ پانچ دوستوں کے پاس جائے۔ اور انہیں صداقت سے روشناس کرے۔ اور پھر وہ پچیس آدمی آگے اور پانچ پانچ دوستوں کا انتخاب کریں اور انہیں سچائی سے آگاہ کریں۔ تو ایک آدمی صرف تین واسطوں میں سوا سو آدمیوں تک اپنے خیالات پہنچا سکتا ہے۔ ہمارا اس وقت یہاں دس ہزار آدمی ہے۔ اگر دس ہزار آدمی

اسی طریق پر کوشش

کرے تو سال بھر میں یہاں کی جماعت ساڑھے بارہ لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ اور اس سے اگلے سال ساڑھے بارہ کروڑ بن سکتی ہے۔ مگر یہ طریق اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب تمہارے دل میں لوگوں کی سچی ہمدردی ہو کہ ہر شخص جو تمہارے محلہ کا یا تمہارے علاقہ کا یا تمہاری تحصیل کا تمہارے ضلع کا ہو۔ وہ تمہیں اپنا دوست اور یار غار سمجھے۔ اور اس کا

دل اس یقین سے پُر ہو

کہ تم اس کے سچے خیر خواہ ہو۔ اگر تم اس کے دل میں یہ یقین پیدا کر دو۔ تو حق پہنچانے پر کسی لڑائی جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا

بلکہ وہ خود تمہارے پاس آئے گا۔ اور کہے گا کہ مجھے اپنے سلسلہ کے حالات بتاؤ۔ اور تمہارا اسے سلسلہ کے حالات بتانا اسے تبلیغ کرنا نہیں ہوگا بلکہ اپنا فرض ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ اگر تم اسے حق نہیں پہنچاؤ گے تو وہ تم پر ناراض ہوگا۔ کہ تم میرے اچھے دوست ہو کہ مجھے حق بھی نہیں پہنچاتے اور اپنے فرض کی کوتاہی سے کام لیتے ہو۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں

کہ تبلیغ سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ مگر ان میں سے کوئی نہیں جو یہ کہے کہ حق ادا کرنے سے فساد پیدا ہوتا ہے، اگر تم نے کسی کے سو روپے دینے ہوں۔ اور تم وہ روپیہ دینے کے لئے اسی کے پاس جاؤ۔ تو کیا یہ فساد سمجھا جائے گا۔ یا اسے حق کا ادا کرنا قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر دوسرا شخص تمہارا سچا دوست ہے۔ اور وہ حق کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے تو بجائے اس کے کہ وہ تم سے لڑائی کرے۔ وہ تمہارا ممنون ہوگا۔ کہ تم نے اسے حق پہنچایا۔ جس طرح وہ شخص جس کے تم نے سو روپے دینے ہوں جب تم اس کے سو روپے ادا کرنے کے لئے اس کے پاس جاؤ۔ تو وہ تمہارا ممنون ہوتا ہے۔ بس صحیح طور پر

اپنی ذمہ واری ادا کرو

اور اپنی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کرو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب پہلے پہل یہاں ہمارے دوست آئے تو اس وقت وہ صرف تین چار سو تھے۔ مگر اب میر پور خاص تک ان کی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اور اگر وہ ہمت کریں، تو اگلے چند سالوں میں لاکھوں بلکہ کروڑوں تک بھی پہنچ سکتے، اللہ تعالےٰ تم کو اپنے حق ادا کرنے اور اپنے

فرائض کو سمجھنے

کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستہائے دعا

۱- امریکہ سے برادرم سید جواد علی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مکرمی خلیل احمد صاحب ناصر صاحب کو پچھلے تین ہفتوں سے کمر کے درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے وہ صاحب فراش ہیں۔ اب انکی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ مگر ڈاکٹروں کے مشورے کی وجہ سے وہ بستر پر ہی پڑے رہتے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس مجاہد بھائی کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین ھوم

ھوم خاکسار خالد لطیف گولی مار کراچی

۲- خاکسار کے بڑے لڑکے میاں سید بشیر احمد سلمہ کا رشتہ مکرم مولوی سید غلام الدین صاحب کی بڑی صاحبزادی کے سے قرار پایا ہے۔ جماعت کے بزرگوں اور احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ خیر و برکت کا باعث بنائے اور اس کو رسول مقبول ... اور نصرت اور خوشنودی کا باعث بنائے۔ نیز اس سال میرے تین بچے دو لڑکے اور ایک لڑکی مختلف امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ کا فضل اور نصرت انکے ساتھ ہو۔ خاکسار فضل الرحمٰن ...

پیلاطوس ثانی کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس لنڈن میں وفات پاگئے

"جب تک دنیا قائم ہے اس وقت تک اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ ہوتا رہے گا۔"

یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای ریٹائرڈ چیف کمشنر جزائر انڈیمان و سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مورخہ ۲۵ر فروری ۱۹۵۷ء کو لنڈن میں وفات پاگئے وفات کے وقت ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔

یہ وہی پیلاطوس ثانی تھے۔ جنہوں نے ۱۸۹۷ء میں امرتسر کے عیسائی مشنری ڈاکٹر ہنری کلارک کے اقدام قتل کے مقدمہ میں عدالت گستری اور منصف مزاجی کا نہایت عمدہ نمونہ دکھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بری کر دیا تھا۔ آپ کی وفات کے متعلق مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ ذیل ہے:۔

"لنڈن ۲۵ر فروری ۱۹۵۷ء
کرنل ڈگلس جنہوں نے (عیسائی پادریوں کے جھوٹے مقدمے میں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری قرار دیا تھا۔ آج یہاں ۹۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے
امام مسجد لنڈن"

کرنل ڈگلس موصوف بہت شریف نیک دل اور نہایت انصاف پسند انسان تھے۔ ان کا یہ انصاف کبھی نہیں بھولا جاسکتا۔ کہ جب وہ ضلع گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے۔ اور جب عیسائی پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک

نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ کھڑا کیا۔ تو باوجود اس کے کہ یہ مقدمہ ایک عیسائی پادری کی طرف سے تھا، اور باوجود اس کے کہ یہ مقدمہ ایک ایسے شخص کے خلاف تھا جو عیسائیت کے مقابل پر کسر صلیب کا مشن لے کر میدان میں نکلا ہوا تھا۔ اور جس کا لٹریچر مسیحیت اور دجالیت کے خلاف بھرا پڑا ہے۔ اور پھر باوجود اس کے کہ کرنل ڈگلس موصوف خود بھی ایک مسیحی تھے۔ اور یہ ان کی جوانی اور جوش کا زمانہ تھا۔ انہوں نے حق و صداقت کی خاطر انصاف سے کام لیا۔ اور حقیقت کو پا جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری کرتے ہوئے عیسائی پادری کا دعویٰ خارج کر دیا۔ جب بھی لنڈن میں کوئی احمدی دوست کرنل ڈگلس سے جا کر ملا کرتے تھے تو کرنل موصوف از خود اس مقدمے کا ذکر شروع کر دیتے تھے۔ اور جوش کے ساتھ کہا کرتے تھے کہ میں نے مرزا صاحب کو دیکھ کر یہ یقین کر لیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے والا نہیں آتا۔ اور ان کے خلاف بنیادی مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے۔ اس لیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحی حضرات کی شدید مخالفت کے باوجود کرنل ڈگلس کے اس منصفانہ فعل کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کی تعریف فرمائی۔ کیونکہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ چنانچہ حضور علیہ السلام "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:۔

"یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطوس کی نسبت زیادہ با اخلاق ثابت ہوا۔ کیونکہ عدالت کا پابند رہا۔ اور بالائی سفارشوں کی اس نے کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اور قومی اور مذہبی خیال نے بھی اس میں کچھ تغیر پیدا نہ کیا۔ اور اس نے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ نمونہ دکھایا کہ اگر اس کے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ عدالت ایک مشکل امر ہے۔ جب تک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہو کر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے تب تک اس فرض کو پورے طور پر ادا نہیں کرسکتا۔ مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں کہ اس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تھا اس فرض کو اچھے طور پر ادا نہیں کرسکا اور اس کی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکلیف کا نشانہ بنایا۔ یہ فرق ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے۔ جب تک کہ دنیا قائم ہے۔ اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا۔ اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اسی کو چنا۔ ایک حاکم کے لئے کس قدر یہ امتحان کا موقع ہے کہ وہ فریق اس کے پاس آویں کہ ایک ان میں سے اس کے مذہب کا مشنری ہے اور دوسرا فریق وہ ہے جو اس کے مذہب کا مخالف ہے اور اس کے پاس بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس کے مذہب کا سخت مخالف ہے لیکن اس بہادر پیلاطوس نے اس امتحان کو بڑے استقلال کے ساتھ برداشت کر لیا۔ اور اس کو ان کتابوں کے مقام دکھلائے گئے۔ جن میں کم فہمی سے عیسائی مذہب کی نسبت سخت الفاظ سمجھے گئے تھے اور ایک مخالفانہ تحریک کی گئی تھی۔ مگر اس کے چہرہ پر کچھ تغیر پیدا نہ ہوا۔ کیونکہ وہ اپنی روشن کانشس کی وجہ سے حقیقت تک پہنچ گیا تھا۔ اور چونکہ اس نے مقدمے کی اصلیت کو سچے دل سے تلاش کیا۔ اس لئے خدا نے اس کی مدد کی۔ اور اس کے دل پر سچائی کا الہام کیا اور اس پر حاقی حقیقت کھول گئی اور وہ اس سے بہت خوش ہوا کہ عدل کی راہ اس کو نظر آگئی"

ایسے نیک دل شریف النفس اور منصف مزاج انسان کی وفات پر جس نے قومی اور مذہبی رشتوں اور بالائی سفارشوں سے بالا ہو کر عدل و انصاف کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ جماعت کا ہر فرد دلی رنج اور افسوس ظاہر کرتے ہوئے کرنل موصوف کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر احمدی جماعتوں کے جلسے

شاہجہانپور

جماعت احمدیہ شاہجہانپور یو پی نے حسب دستور سابق امسال بھی جلسہ یوم مصلح موعود منایا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب پریذیڈنٹ صاحب قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم محمد صادق صاحب بی۔ اے نے پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے پیشگوئی کی اصل الہامی عبارت پڑھ کر سنائی اور وہ پیشگوئیاں جو ازالہ اوہام۔ سبز اشتہار وغیرہ میں درج ہیں سنائیں۔ اس کے بعد مکرم محمد عقیل صاحب ٹھیکیدار نے المصلح الموعود کی علامت "وہ اولوالعزم ہوگا" پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت المصلح الموعود کے پختہ ارادوں۔ کاموں۔ جماعتی نظام۔ جماعتی بجٹ وغیرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ سارے کام المصلح الموعود کی اولوالعزمی۔ خداداد ذہانت اور حقیقی تعلق باللہ کا بیّن ثبوت ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم محمد فاروق صاحب قریشی نے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد مبارک میں قائم ہونے والے بیرونی مشنوں کا اجمالاً ذکر کر کے بتایا کہ حضور کے ذریعہ احمدیت کو بہت ترقی ملی اور احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ ساتھ ہی حضور کی شہرت پہنچ گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی بابت مصلح موعود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں پوری ہوئی ہے۔

فاروق صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار خورشید احمد کی تقریر ہوئی۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعود کی جماعتی تنظیم مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ نظارت صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور بیرونی دنیا کے تبلیغی مراکز کی تنظیم کی طرف اشارہ کرنے کے بعد پیشگوئی کے الفاظ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کی مختصراً تشریح کی۔ اور مختلف توجیہوں سے حضور کی ذات نے جس طرح تین کو چار کیا ہے۔ بتایا۔

اسکے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ برخاست ہؤا۔

خاکسار

خورشید احمد سیکرٹری مال از شاہجہانپور (یو پی)

کلکتہ

یوم مصلح موعود کو کامیاب طریق سے منانے کے لئے قبل از وقت خطیب صاحب نے زبانی اور بورڈ پر تحریری اعلان کروا دیا گیا۔

چنانچہ حسب اعلان بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ دارالتبلیغ زیر صدارت الحاج منشی محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ تلاوت قرآن کریم و نظم سے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔

خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وہ تمام پیشگوئیاں جو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس میں اظہر من الشمس کی طرح پوری ہوئیں بیان کیں۔ نیز احادیث اور آئمہ سلف کے اقوال سے بھی ثابت کیا گیا۔

دوران تقریر میں خاکسار نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ ایک عرصہ تک خود سلسلہ کے علماء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اظہار کرتے رہے کہ "حضور آپ پر وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں جن پیشگوئیوں کی بشارت حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمائی ہیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علماء سلسلہ کو ہمیشہ یہی جواب دیتے رہے کہ جب وہ تمام پیشگوئیاں میری ذات میں چسپاں ہوتی ہیں۔ تو پھر دعویٰ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ خواجہ کمال الدین صاحب غیر مبائعین بھی اپنے اخبار پیغام صلح میں لکھتے رہے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین) اگر وہی مصلح الموعود ہیں تو دعوےٰ کریں" اور اب جبکہ حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر حلفاً اعلان دعویٰ مصلح موعود کا ۱۹۴۴ء میں فرمایا ہے۔ تو اب غیر مبائعین بغلیں جھانکنے لگے ہیں۔ کیا ہی سچ فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کہ "ایک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار"

چنانچہ ان تمام پیشگوئیوں کو واضح کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازی زندگی کے لئے دعا کی تحریک پر اپنی پون گھنٹہ کی تقریر پر ختم کی۔

مکرم عبد الرحیم صاحب مالاباری نے حضرت اقدس کی اولوالعزمی پر پانچ منٹ تقریر کی۔

ازاں بعد صاحب صدر نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا ایک نہایت ہی قیمتی مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور احباب کو اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہؤا۔ خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ انچارج احمدیہ دارالتبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ۔

مسکرا (یو۔پی) سیرت پیشوایان مذاہب کا کامیاب جلسہ

(از مکرم ابرار محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مسکرا)

ٹھیک نو بجے زیر صدارت جناب منی لال صاحب سرپنچ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منعقد ہؤا۔

سب سے پہلے مبلغ صاحب مقامی نے جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور جناب اگروال صاحب کو صدارت کی کرسی سنبھالنے کی درخواست کی۔ اگروال صاحب نے کرسی صدارت سنبھالتے ہوئے جلسہ کی کارروائی شروع کی۔

چنانچہ حافظ محمد یٰسین صاحب آف کریا نے قرآن پاک کی تلاوت کی اور مکرمی محمد تقی صاحب نے آنحضرت صلعم کی شان مبارک میں ایک نعت سنائی۔

آپ کے بعد مکرمی انوار محمد صاحب احمدی آف راٹھ نے خطبہ استقبالیہ مندرجہ اخبار "بدر" پڑھ کر سنایا۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر پڑا۔

بعدہٗ برادرم مکرم محمد حنیف صاحب آف کریا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ کا مختلف فکر پیش فرماتے ہوئے خصوصیت کے ساتھ آپ کی توحید پرستی۔ تعلق باللہ۔ ایمان صادق پر روشنی ڈالی۔

ان کے بعد جناب شرما صاحب مدرس پرائمری سکول مسکرا نے شری رام چندر جی کے پوتر جیون پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ خصوصیت کے ساتھ چودہ سالہ بن باس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب بھرت جی کو پتہ چلا کہ ان کا بھائی بن کی مصیبتیں جھیلنے کے لئے اجودھیا کو تیاگ چکا ہے تو وہ ان کو لینے کے لئے ان کے پیچھے گئے۔ چترکوٹ کے مقام پر ملاقات ہوگئی۔ لیکن رام چندر جی نہیں لوٹے۔ اور اپنی کھڑاؤں دے کر ان کا بھی دل خوش کیا اور بن باس کو بھی پورا کیا۔ آخر میں آپ نے حاضرین کو جہاں پرشوں کی پوتر سکھشا پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

آپ کے بعد مکرم سلطان احمد خان صاحب سیکرٹری مال نے اخبار بدر سے ایک مضمون جنم اشٹمی کی یاد میں جو اس موقع کے لئے موزوں تھا پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ یہی ایک جماعت ہے جو مذہبی رواداری کا درس دے رہی ہے۔ اور اس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ اس وقت ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف خیالات کے لوگ مختلف مذاہب کے پیشواؤں کے پوتر جیون پر محبت و پریم کے ساتھ اپنے خیالات پیش کر رہے ہیں۔

ان کے بعد مکرم محمد تقی صاحب نے اس زمانہ کے مصلح ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و تعلیم پر ایک جامع مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس کو حاضرین مجلس نے نہایت دلچسپی سے سنا اور اچھا اثر لیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ مقیم مسکرا نے ایک مبسوط تقریر کی جس میں جملہ انبیاء علیہم السلام کی سیرت مقدسہ کے عام فہم واقعات حاضرین جلسہ کے سامنے رکھتے ہوئے اُن پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اور تحریک کی کہ اس تاریک زمانہ میں بھی ایک روشن مینار قائم ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھائیں اور حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو کر دونوں جہاں میں فلاح پائیں۔

جناب مولوی صاحب کی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے اس جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا۔ ضرورت ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اب امن قائم کیسے ہو سکتا ہے۔ اور یہ بھی مانی ہوئی بات ہے کہ امن ہمیشہ اوتاروں کے ہاتھ سے ہی قائم ہؤا۔ آج بھی ایک عرصہ سے ہمارے کانوں میں یہ آواز پڑ رہی ہے۔ کہ ایشوری اوتار پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمیں اس آواز پر کان دھرنا چاہیئے۔ اور سوچ بچار سے کام لینا چاہیئے۔ اور اسی طرح سے ہی ہم کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایشوری اوتار کی ہر زمانہ میں ضرورت رہی ہے۔ اور اسی طرح کی ضرورت آج بھی ہے۔ پس ایشوری اوتار کسی بھی ملک۔ قوم اور استھان میں ہو سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے جلسہ میں کم حاضری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ نیک تحریکوں میں بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسے اجتماعات میں لوگوں کو کثرت کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔

آپ کے بعد مکرم حافظ محمد یٰسین صاحب آف کریا نے معززین کے وہ پیغامات جو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقدہ قادیان میں موصول ہوئے تھے پڑھ کر سنائے جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔

بعدہٗ مکرم سلطان احمد خان صاحب نے ایک نظم بعنوان "کوئی نہیں ہے غیر بابا کوئی نہیں ہے غیر" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کو حاضرین نے پسند کیا۔

اس کے بعد مکرم منظور احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے حاضرین جلسہ۔ صدر جلسہ منتظمین معاونین اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ میں علاوہ غیر احمدی رفقاء کے ایک خاصی تعداد غیر مسلم احباب کی بھی تھی۔ جس میں خاص طور پر قابل ذکر دوست ڈاکٹر صاحب مکرم دیوان عتیق احمد صاحب تھانہ مسکرا۔ اللہ رکھی صاحب مدرس۔ حبیب احمد صاحب مرزا دلدار بیگ صاحب مرزا اکرام بیگ صاحب۔ شری منی لال صاحب اگروال جناب شرما صاحب وغیرہم ہیں۔ ہم سب اپنے غیر مسلم بھائی سروپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جلسہ میں روشنی اور فرش کیلئے نامی تعاون فرمایا۔ اور جناب بخشی رام کھرو سے صاحب ہیڈ ماسٹر جونیئر ہائی سکول مسکرا۔ اسی طرح برادرم عاشق صاحب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے انتظامات جلسہ میں کافی معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ماہ جنوری کے نصف آخر سے علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ سلسلہ کے مبلغین کا وفد بھی آپ کے ہمرکاب ہے۔ علاقہ کے متعدد مقامات پر کامیاب تبلیغی جلسے کر چکے ہیں۔ اس طرح اس مادی ماحول میں خالص روحانی آواز کو اپنے ہموطنوں تک پہنچانے کا کام نہایت عمدگی سے سرانجام پا رہا ہے۔ ذیل میں صرف چند ایسے مقامات کے سالانہ جلسوں کی مختصر روئیداد درج کی جاتی ہے۔ جو جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے زیر اہتمام منعقد ہوئے۔

قصبہ کوسگی میں دوسرا جلسہ سالانہ

قصبہ کوسگی ضلع گلبرگہ شریف دکن میں واقع ہے جو چنتہ کنٹہ سے (۲۰) میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس مقام پر کافی مسلم آبادی ہے، جس میں صرف ایک گھرانہ احمدی ہے ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جاتی تھی۔ کہ اس مقام پر جماعت احمدیہ کا جلسہ ہو۔ بفضلہٖ تعالیٰ سال گذشتہ بھی کامیاب جلسہ ہوا۔ امسال حال بتاریخ ۱۹ر فروری ۱۹۵۷ء بروز منگل جلسہ دوم کی تاریخ تعین کر کے پوسٹر شائع کئے گئے۔ اور تاریخ مقررہ پر زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۱۱ر تا ۱۲ر بجے شب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بتفصیل ذیل تقاریر ہوئیں

۱۔ تلاوت قرآن کریم۔ مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ حیدرآباد۔ ۲۔ نظم جناب عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی حیدرآباد۔ ۳۔ سیرۃ آنحضرت صلعم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ مدراس۔ دنیا کے چار پرش۔ مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ بمبئی۔ تقاریر کے بعد مختصر سی صدارتی تقریر اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ سامعین اختتام جلسہ تک نہایت ہی شوق اور سکون کے ساتھ تقاریر سنتے رہے اس میں زیادہ تعداد ہندو احباب و مسلم اصحاب بھی شریک جلسہ تھے۔ جن کی مجموعی تعداد (۵۰۰) ہوگی۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ کامیاب رہا۔ حاضرین پر تقاریر کا اچھا اثر رہا۔ بعد ازاں کوسگی سے مبلغین کا وفد بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ٹھیک ۸ بجے شب سمنگنڈلہ پہنچا۔

سمنگنڈلہ میں پہلا سالانہ جلسہ

موضع سمنگنڈلہ کوسگی سے (۱۴) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اب تک یہاں پر جماعت احمدیہ کا جلسہ نہیں ہوا تھا۔ بتاریخ ۱۰ر فروری ۱۹۵۷ء بروز یکشنبہ پہلا جلسہ منعقد کیا گیا گو یہاں کے مسلم حضرات جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ مگر لاؤڈ سپیکر کی آواز اُن کے کانوں تک برابر پہونچتی رہی۔ پنڈال میں غیر مسلم حاضرین کی تعداد (۲۰۰) سے زائد تھی۔ جلسہ ٹھیک ۹ بجے بصدارت حضرت صاحبزادہ صاحب کے شروع کیا گیا۔ بعد تلاوت قرآن پاک و نظم۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے سیرۃ آنحضرت صلعم پر بعد ازاں مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے دنیا کا چار پرش پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں آخری تقریر مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ نے جماعت احمدیہ عقائد کے متعلق فرمائی۔ اس طرح بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی بوقت ۲ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

پہلا جلسہ چڑچڑلہ

سمنگنڈلہ سے چڑچڑلہ (۱۲) میل کا فاصلہ ہے۔ یہ ایک تجارتی بستی ہے۔ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے اس جگہ بھی مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۵۷ء کو پہلا جلسہ رکھا گیا۔ یہاں پر صرف دو گھرانے احمدی ہیں۔ چڑچڑلہ سے کرم بیٹھ ۲½ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں ایک مدرسہ انجمن اسلامیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس مدرسہ میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں کے علماء کرام احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ باوجود دعوت کے کوئی صاحب شریک جلسہ نہ ہوئے۔ اور نہ کوئی استفسارات کئے۔ اسی طرح گویا اُن کی طرف سے ہمارے جلسے کا بائیکاٹ کیا گیا۔ خدا کے فضل سے اہل ہنود حضرات دو سو کی تعداد میں حاضر جلسہ ہوئے۔ اور جلسہ ٹھیک ۹½ بجے سے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جو مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ حیدرآباد نے کی۔ بعدہٗ نظم جناب محمد انعام صاحب غوری نے سنائی اور تلنگی میں جناب بشیر الدین صاحب مدرس کرمونی نے تقریر کی۔ پھر سیدنا حضرت مسیح موعود... مسلم پر مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے فضائل اسلام پر مولوی سمیع اللہ صاحب سلسلہ عالیہ مبلغ بمبئی نے تقاریر کیں۔ یہ جلسہ ۱۰½ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کا اکیسواں سالانہ جلسہ

۱۲ر فروری ۱۹۵۷ء چڑچڑلہ سے محبوب نگر ۱۲ میل اور محبوب نگر سے چنتہ کنٹہ ۳۰ میل گویا جملہ (۴۲) میل کی مسافت طے کر کے بوقت ۴ بجے شام حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع علماء کرام کے چنتہ کنٹہ تشریف فرما ہوئے۔ جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی کے ہیڈ آفس میں قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ بوقت ۵ بجے شام ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں معززین ہندو مسلم و عہدہ داران کو توالی و دیگر مہمان بھی تھے۔ گل پوشی کے بعد جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش فرمایا جس میں اس موضع میں احمدیت کی ابتداء کیسے ہوئی اور بفضل خدا احمدیت کی وجہ سے اب جماعت کی دینی و دنیاوی ترقی کس رنگ میں ہوئی۔ اور جماعتی تعمیری کاموں پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے تعمیر مسجد کا بھی ذکر فرمایا۔ بعد ازاں جماعت کی جانب سے سیٹھ صاحب موصوف نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں انگریزی قرآن شریف جس پر خالص چاندی کا کور تھا بطور تحفہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد کارخانہ اعظم مارک کی جانب سے سیٹھ صاحب کے برادر محمود احمد صاحب نے گل پوشی کر کے چاندی کا ایک گلاس پیش کیا اس کے بعد سیٹھ صاحب کے دوسرے برادر سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب نے کارخانہ چاند مارک کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو گل پوشی کی۔ اور ایک چاندی کا گلاس پیش فرماتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ اور صاحبزادہ صاحب نے مختصر الفاظ میں نصائح کے بعد دعا فرمائی۔ اور فوٹو بھی لیا گیا۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا مغرب و عشاء کی نماز جلسہ گاہ ہی پڑھی گئی بعد فراغ کار جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ حسب ذیل جلیل القدر مبلغین کرام نے بتفصیل ذیل جن تقاریر فرمائیں۔ تلاوت قرآن کریم مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدرآباد۔ نظم جناب محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد تلگو تقریر جناب بشیر الدین صاحب مدرس کرمونی۔ دنیا کے چار پرش۔ مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی۔ نظم محمد اکبر صاحب سیرۃ آنحضرت صلعم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس۔ نظم شیخ [illegible] صاحب احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ مولوی مبارک علی صاحب مبلغ بسلی۔ بالآخر صدارتی تقریر میں صاحبزادہ صاحب نے مختصر الفاظ میں معتبر باتیں بتلائیں جس سے سامعین پر خاص اثر ہوا۔ حاضرین کی تعداد (۵۰۰) سے زائد تھی۔ مبلغین کے علاوہ حیدرآباد۔ کرنول۔ چڑچڑلہ۔ کوتہ کونڈہ کوسگی اور اطراف و اکناف دیہات کے کثیر التعداد مہمان شریک جلسہ ہوئے۔ جن کے قیام و طعام کا انتظام منجانب جماعت کیا گیا تھا۔ سال گذشتہ کی طرح امسال بھی چوک ہی میں پنڈال قائم کیا گیا تھا۔ جھنڈیوں سے جلسہ گاہ سجایا گیا تھا۔ برقی روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا خاص طور پر انتظام کیا گیا تھا۔ مستورات کے لئے جناب سیٹھ [illegible] محمد صاحب کی جدید زیر تعمیر مکان میں انتظام کیا گیا۔ ٹھیک ۱۱ بجے شب یہ جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تعلقہ آتماکور میں تیسرا سالانہ جلسہ

آتماکور چنتہ کنٹہ سے (۶) میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ مقام تعلقہ کا صدر مقام ہونے کے علاوہ یہاں پر مسلمانوں کی کافی آبادی ہے۔ چنانچہ ۱۳ر فروری ۱۹۵۷ء کو کانگریس اسٹیج (جو اس آبادی کے وسط میں ہے) میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ پنڈال اور اسٹیج کو جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور برقی روشنی سے پنڈال بقعہ نور بن گیا تھا۔ مقامی اور دیگر مقامات قرب و جوار کے ہندو مسلم احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ بوقت ۷ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نماز پڑھائی۔ جلسہ ۷½ سے شروع کیا گیا ابتداء میں جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی نے حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر علماء کرام کا حاضرین سے تعارف کرایا صاحبزادہ صاحب نے کرسی صدارت پر رونق افروز ہو کر جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریر کے بعد بتفصیل ذیل دیگر مبلغین کرام نے تقاریر فرمائی۔ ۱۔ تلاوت قرآن کریم۔ مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ حیدرآباد نظم جناب عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی پیغام احمدیت بزبان انگریزی مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ دنیا کے چار پرش۔ مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ

(باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر)

پیشوایانِ مذاہب کے ذکرِ خیر سے

موجودہ ماحول کو رُوحانی تعلیمات سے منوّر کیا جائے گا!

پیغام جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ قادیان بموقعہ جلسہ پیشوایانِ مذاہب کلکتہ

منعقدہ ۳ ۲/ ۵۶ء

موجودہ زمانہ میں جبکہ مادیت اپنی ایٹمی طاقتوں کے ساتھ دنیا کو تباہ و برباد کرنے پر تُلی ہوئی ہے اور اخلاق اور روحانیت سے عاری معاشرہ کے مختلف اعضاء باہمی اختلافات اور بُغض و کینہ سے ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ دنیا کو رُوحانی اور اخلاقی سبق دینے اور باہمی محبت، پریم اور ایکتا کی لڑی میں پرونے کے لئے اس جگہ جمع ہوئے ہیں

بے شک آپ کا اجتماع ظاہری شان و شوکت اور زیب و زینت کے اعتبار سے زیادہ اہم نہیں اور اس میں دنیا کے چوٹی کے سائنسدان۔ فلاسفر اور سیاسی لیڈر خطاب نہیں کر رہے۔ لیکن یہ چھوٹا سا اجتماع اپنی پُرامن تاثیرات اور محبت سے بھرپور خیالات کے اظہار کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں روحانیت کے علمبرداروں یعنی مذاہب کے پیشواؤں کا ذکرِ خیر ہوگا۔ اور موجودہ مادی ماحول کو روحانی تعلیمات سے منور کیا جائے گا۔

اہلِ مغرب نے گزشتہ دو صدیوں میں حیرت انگیز طور پر مادی ترقی کی ہے۔ لیکن چونکہ ان کی موجودہ ترقی یافتہ حالت روحانی اور اخلاقی اعتبار سے خالی ہے۔ اس لئے اس کے خطرناک اور بھیانک نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور دنیا کے مسائل بجائے سلجھنے کے دن بدن اُلجھ رہے ہیں۔ اور لوگوں کی سیاسی آئینی اور اقتصادی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔

اس وقت دنیا کو روحانیت کا سبق سکھانے اور اخوت و محبت کا پیغام دینے کی بہت ضرورت ہے۔ ہمارے ملک کو بجا طور پر فخر اور عزت ہے کہ وہ پرامن تہذیب کا حامل ہے۔ اور پرانے زمانہ میں بہت سے رشی مُنی اور اوتار اس کی پوتر بھومی میں پیدا ہوئے۔ یہی نہیں بلکہ اس آخری زمانہ میں روحانیت کو ترقی دینے اور مذاہبِ عالم کے پیرووں میں اتحاد و محبت بڑھانے کے لئے بھی اسی ملک میں موعودِ اقوامِ عالم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ظہور ہوا۔

یہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا وجود ہی تھا جس نے تمام مذاہب کے روحانی پیشواؤں کی عزت و توقیر قائم کرنے کے لئے قرآن کریم سے نہایت عمدہ اصول دنیا کے سامنے رکھے جن کے پیشِ نظر آج کا جلسہ جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام منعقد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے بے شمار آسمانی نشانات دکھا کر زندہ خدا کی تجلیات کو لوگوں پر ظاہر کیا۔ اور روحانیت و اخلاق کو مقدم طور پر انسانی زندگی کے پروگرام میں شامل کیا۔ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں احمدیہ جماعت کے پیرو امن و اتحاد اور روحانیت کی اس تعلیم کو پھیلا رہے ہیں اور یہ جلسے دنیا کے طول و عرض میں ہر سال منعقد کئے جاتے ہیں۔

میں آپ کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور ہمارے ملک میں روحانیت و اخلاق۔ امن و اتحاد اور رواداری اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو تاکہ جس طرح ہمارے جسم قومی و ملکی انتداب سے آزاد ہو گئے ہیں ہماری روحیں بھی آزادی کی نعمت سے حصہ لیں اور ہم تعصب و تنگ نظری۔ نفرت و کینہ۔ پھوٹ اور باہمی تفرقہ سے بچ کر اس آسمانی آقا کے بندے بن جائیں جو سب جہانوں کا پیدا اور پرورش کرنے والا اور تمام مخلوق سے محبت کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اور ہر قدم پر ہمارے ساتھ ہو۔ آمین۔

بروفت احمد راجیکی
قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

[illegible] صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت کو تبلیغ نوجوانوں کی تربیت مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ اسلام کی زندگی اور سلسلہ کی ترقی کے لئے آپ احباب کو متواتر جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنا بھی لازمی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بفضلہ تعالیٰ ارکان وفد بخیریت ہیں (خط مولوی امینی صاحب ۳/۵۶ ۱)

[illegible] نعت عالیہ بمبئی۔ سیرۃ آنحضرت صلعم۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ مولانا الحاج محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ کلکتہ۔ اس طرح بعد صداقتی تقریر یہ جلسہ ٹھیک ۱۱ بجے شب بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ جلسہ گاہ ہندو مسلم احباب سے بھرا ہوا تھا۔ اور مستورات کے لئے جلسہ کی کارروائی سننے کا معقول انتظام تھا۔ اس جلسہ میں آتما کور کے مقامی معززین اور عہدہ داران سرکاری و دیہاتوں کے ہندو مسلم احباب تقریباً (۸۰۰) سے زائد تھے۔ پنڈال کے باہر کثیر تعداد میں ہندو مسلم ٹھہرے ہوئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کی آواز پوری آبادی میں گونج رہی تھی۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے کھانے کا انتظام معقول طور پر کیا گیا جماعت احمدیہ کے خدام و انصار نے غیر معمولی طور پر اس خدمت میں حصہ لیا۔ اس انتظام کے انچارج جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی تھے۔ بوقت تقاریر پیرہ کا بخوبی انتظام تھا۔ پولیس مقامی نے پورا تعاون کیا۔ آخر میں جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی نے علمائے کرام و عہدہ داران سرکاری و دیگر معززاہلِ ہندو مسلم کا شکریہ ادا فرمایا بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے بصیرت افروز صداقتی تقریر فرمائی۔ اور عوام کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کو پڑھنے کی تلقین کی زبانی۔ بعد دعا جلسہ برخواست کیا گیا۔ چند ہی گھنٹوں میں مقامی پنڈال اسٹیج وغیرہ کے باقاعدہ انتظامات کو دیکھ کر عوام پر جماعت کے نظم و ضبط کا خاص اثر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار
محمد اسمٰعیل احمدی سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ

✻ ۲۸ر فروری کو اراکین وفد شموگہ واپس آ گئے۔ اور اُس مقام کو بذریعہ میل بنگلور کے لئے روانہ ہوئے اسٹیشن پر احباب جماعت۔ جناب عبدالرزاق صاحب اور جناب کریم خان صاحب نے مہمان نوازی کا خوب حق ادا کیا اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے اور دینی و دنیوی برکات عطا فرمائے۔

(خط مولوی امینی صاحب ۲/۵۶ ۱)

(۸)

آج صاحبزادہ مرزا وسیم احمد [illegible]

دورہ جنوبی ہند کے مختصر کوائف

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر شروع کی۔ اور بتلایا کہ آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کے مخالفین کیا سلوک کیا کرتے تھے۔ مگر اُن کی مخالفت کے باوجود اسلام ترقی کرتا چلا گیا۔ اور مخالفین ناکام و نامراد رہے۔ آج مخالفین احمدیت کا جو سلوک ہمارے ساتھ ہے۔ اس سے وہ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ وہ کن لوگوں کے راستہ پر چل رہے ہیں۔ تقریر کے دوران میں وقتاً فوقتاً پتھر آتے رہے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مولوی محمد احمد صاحب مالاباری نے صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ مخالفین کی شرارت کے باوجود جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق ۱۲ بجے رات اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفین کو عقل و سمجھ اور ہدایت دے۔ کہ وہ تعصب کو چھوڑ کر حق و صداقت کو قبول کریں۔ اور خدمت اسلام کا موقعہ پائیں بفضلہ تعالیٰ ارکان وفد بخیریت ہیں۔

(خط مولوی امینی صاحب ۲/۵۶ ۲۹)

(۷)

بفضلہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و اراکین وفد آج صبح بخیر و عافیت شموگہ سے بنگلور پہنچ گئے ہیں۔ اسٹیشن پر احباب جماعت زیر قیادت جناب بی عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور استقبال کے لئے تشریف لائے۔ گاڑی پہنچنے پر اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعرے لگائے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور اراکین وفد کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور پھر قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وفد کو دارالفضل (مکان جناب پریذیڈنٹ صاحب) میں ٹھہرایا گیا ہے۔ مورخہ ۲۷ر فروری کو وفد ساگر گیا۔ جو شموگہ سے ۴۴ میل پر ہے۔ احباب جماعت ساگر سے ملاقات ہوئی رات کو جناب عزیز احمد صاحب کو اور جناب اسماعیل شریف صاحب چند غیر احمدی دوستوں کو صاحبزادہ صاحب سے ملانے کے لئے لائے (۱۲ بجے رات تک گفتگو رہی) ✻

احباب جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے لئے

ضروری ہدایات

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے آپ دوستوں کو اپنی جماعت کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اور تبلیغی وفد کے استقبال کرنے کے عہد کو نبھایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ مبارک ان دنوں ایک رؤیا کی بنا پر خاص طور پر جنوبی ہند کی جماعتوں کی طرف ہے۔ اور حضور آپ دوستوں کی مزید ترقی کے متعلق خاص طور پر پُر امید ہیں۔ ان حالات میں آپ سب دوستوں کا بالعموم اور عہدیداران جماعت کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوشش اور قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور جماعت کے مستقل طور پر ترقی کی راہ پر چلانے کے لئے ضروری پروگرام پر عمل فرمائیں تاکہ تبلیغی وفد کی آمد سے جو بیداری اور جذبہ پیدا ہوتا ہے اس سے جماعت کو مستقل اور پائیدار فائدہ پہنچ سکے۔

ذیل میں بعض ضروری امور تحریر کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان باتوں پر پوری توجہ سے عمل کر کے اور سلسلہ کی ترقی اور سربلندی کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے خاص انعامات پائینگے۔ ان تجاویز کے علاوہ اگر کوئی اور مفید تجویز سامنے آئے تو اس پر بھی عمل پیرا ہوں اور اس کے متعلق مرکز کو بھی اطلاع دیں:۔

۱۔ جس مقام پر دو یا دو سے زیادہ احمدی ہیں وہ اپنی باقاعدہ تنظیم کر کے مرکز سے الحاق کریں۔ اور باجماعت کا انتظام فرمائیں۔ اگر روزانہ پانچوں نمازوں میں جمع ہونا ممکن نہ ہو تو دن میں کسی ایک نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھ لیا جائے یا کم از کم جمعہ کی نماز ضرور اکٹھی پڑھی جائے۔

۲۔ قرآن کریم، احادیث اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ اور اس کی ماہوار رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوائی جائے۔

۳۔ جو احباب اردو جانتے ہیں یا کسی سے پڑھوا کر سمجھ سکتے ہیں وہ ضرور اخبار بدر کے خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔ یہ اخبار اس وقت تمام اخباروں سے سستا ہے یعنی اس کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے (آٹھ آنے ماہوار) ہے۔ اور سلسلہ کی معلومات اور تحریکات کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اگر کوئی مالی لحاظ سے کمزور دوست خود اخبار نہ خرید سکیں۔ تو کوئی مستطیع دوست ان کے نام اخبار جاری کروا کر ثواب حاصل کریں۔

۴۔ جن جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ قائم نہیں وہ ان کو باقاعدہ قائم کر کے ان کے پروگراموں کو عمل میں لائیں۔

۵۔ قرآن کریم باترجمہ پڑھنے، اردو زبان سیکھنے اور امتحانی کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کے لئے ضروری قدم اُٹھایا جائے۔ اگر مناسب ہو تو نائٹ سکول کھول کر اس میں دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

۶۔ اپنے اپنے علاقہ، شہر اور گاؤں کے معزز، صاحب اثر اور حق پسند افراد کی فہرستیں تیار کر کے ان کو باقاعدہ پروگرام کے ماتحت زبانی اور بذریعہ لٹریچر متواتر تبلیغ کی جائے۔ اور ایسی فہرستیں نظارت ہذا میں بھی بھجوائی جائیں تاکہ مرکز سے لٹریچر ارسال کیا جاتا رہے۔ تبلیغی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ حق کے طالبوں کو بار بار مل کر مختلف رنگوں میں ان پر اثر ڈالا جائے ورنہ ایک دو دفعہ کی ملاقات سے تبلیغ کا حق ادا نہیں ہوتا اور نہ مفید نتیجہ نکلتا ہے۔ لہذا جماعتیں ایسی فہرستیں تیار کر کے خود بھی ایسے لوگوں میں تبلیغ فرمائیں۔ اور مرکز میں نقول بھیجیں۔

۷۔ ہفتہ در ہفتہ یا کم از کم مہینے میں ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک احباب میں کی جائے اور باقاعدہ پروگرام کے ماتحت وقف کردہ دنوں میں پیغام حق پہنچایا جائے۔ ایسے وقف کنندگان کی فہرست مرکز میں بھی ارسال کی جائے تاکہ اخبار میں شائع ہو سکے۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا جائے۔

۸۔ یوم التبلیغ کی تحریک کو جماعتیں توجہ سے کامیاب کریں اس تعلق میں ضروری لٹریچر نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔

۹۔ تحریک جدید کے ضروری مطالبات اور پروگرام پر عمل کرانے کے لئے مناسب وقت کے بعد جلسے کر کے احباب کو توجہ دلائی جائے۔ ۱۰۔ چندہ مرکزی چندوں اور بقایا جات کی ادائیگی کی طرف (ص) بھی خاص طور پر توجہ فرمائی جائے اور ماہ بماہ جائزہ لے کر بقایا داروں کو متوجہ کیا جائے۔ عہدہ داران جماعت ہائے جنوبی ہند کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ ہدایات احباب میں سنا کر ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرماتے رہیں۔ اور بعد مناسب کارروائی اپنی رپورٹ سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار برکات احمد راجیکی قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔

برطانیہ کی نئی مصیبت

اسلام کی اخلاقی اور تمدنی تعلیم کی برتری

(از جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے قادیان)

ایک عرصہ سے اہل مغرب روحانیت کے بغیر اخلاق کو قائم کرنے اور اخلاق کے صحیح معیار کے بغیر اپنی تمدنی مشکلات کے حل کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں جہاں انہوں نے روحانی، اخلاقی اور تمدنی معاملات میں اسلامی تعلیم کی مخالفت کی ہے۔ ان کے مسائل بجائے حل ہونے کے اور زیادہ پیچیدہ ہوتے گئے ہیں۔

روحانی اور اخلاقی تعلیم کا سب سے بڑا ستون زندہ خدا کی صحیح شناخت اور اُس پر ایمان اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری ہے۔ لیکن اہلِ مغرب جن کی اکثریت عیسائی مذہب کی پیرو ہے۔ کفارہ کو نجات کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ جس سے اعمالِ صالحہ کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔ اور انسان گناہوں کے سیلاب میں بہہ جاتا ہے۔

اخلاقی اور تمدنی تعلیم کے سلسلہ میں اہل مغرب نے اسلامی پردہ سسٹم کو سوسائٹی کے لئے مضر اور ناپسندیدہ قرار دیا۔ اور تعدد ازدواج کے مسئلہ کو غلط سمجھ کر ہر حال میں ایک بیوی رکھنا ضروری قرار دیا۔ اس کے ساتھ مغربی سوسائٹی میں شراب نوشی کی کثرت اور ناچ گانے اور سینما و تھیئٹر بینی کے رواج نے رہے سہے اخلاق کا بھی دیوالہ نکال دیا ہے۔

اس وقت مغربی سوسائٹی کی اخلاقی حالت جہاں تک گر چکی ہے اس کا اندازہ اس خبر سے ہو سکتا ہے۔ جو حال ہی میں اخبار ٹیلیگراف لندن انگریزی مورخہ ۱۵ / مارچ ۱۹۵۷ء میں زیر عنوان

"Britain's New Headache"

شائع ہوئی ہے۔ اس میں اخبار مذکور کا لندن کا نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"برطانیہ کو ایک اور مصیبت کا سامنا ہے۔ غیر شادی شدہ عورتوں سے بچوں کی بڑھتی ہوئی پیدائش سے برطانیہ کے پیچیدہ مسائل میں اضافہ ہوا ہے۔

سولہ سال سے اُنیس سال کی عمر کی لڑکیوں کے گھر پیدا ہونے والے بچوں میں سے دس میں سے سات بغیر شادی کے پیدا ہوتے ہیں۔"

یہ خبر ہی اہل مغرب کی اخلاقی پستی کو ثابت کرنے کے لئے کافی تھی۔ لیکن اس کا حل جو بعض مفکرین مغرب نے پیش کیا ہے وہ بہت ہی تعجب انگیز اور افسوسناک ہے۔ اور وہ یہ کہ لڑکیوں کو سکول میں برتھ کنٹرول کا طریق اختیار کرنے کی تعلیم دی جائے۔ اس طرح یہ ناجائز بچے کم ہو جائیں گے۔ گویا بدکاری بے شک ہوتی رہے۔ مگر اس کا قبیح نتیجہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل رہے۔

کاش اہلِ مغرب اب بھی روحانی اور اخلاقی اقدار کو سمجھیں۔ اور اپنے عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لئے اسلامی تعلیم کی روشنی میں قدم اُٹھائیں۔ اگر اہلِ مغرب بروقت بیدار نہ ہوئے۔ تو آئندہ آنے والی ایٹمی جنگ ان کی اخلاقی پستی کو انتہا تک پہنچا دے گی۔ اور ان کا تمام نظام پارہ پارہ ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے۔

نتیجہ امتحان کتاب منصبِ خلافت

منعقدہ ۲۰ر جنوری ۱۹۵۷ء

کتاب منصبِ خلافت کا جو امتحان مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۵۷ء کو نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام لیا گیا تھا۔ اس میں ۱۸ جماعتوں کے کل ۱۶۴ افراد نے شمولیت کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔ ان میں ۱۵۳ افراد کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۹۵ فی صدی رہا۔

امتحان میں اول رہنے والی جماعت احمدیہ بنارس کی محترمہ صبیحہ پاکیزہ صاحبہ ہیں۔ جنہوں نے ۹۴/۱۰۰ نمبر حاصل کئے۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کے مکرم خلیل جی صاحب ۹۳/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے دوم رہے۔ نظارت ہذا نے کامیاب ہونے والے امیدواران بالخصوص اول دوم آنے والوں کو مبارکباد کہتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی برکتوں اور انعامات سے متمتع فرماوے اور اس علمی جدوجہد کو آئندہ شاندار علمی و روحانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

کامیاب امیدواران کو انشاء اللہ تعالیٰ نظارت ہذا کی طرف سے مطبوعہ سندات بھجوائی جائیں گی۔ اور اول دوم رہنے والوں کو انعام بھی۔

اس موقعہ پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ امتحان میں شمولیت اختیار کرنے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ روحانی زندہ اور فعال جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کے سب کاموں میں احباب سو فی صدی شمولیت اختیار کریں۔ وہ احباب جو اس دفعہ کسی وجہ سے امتحان میں شامل نہیں ہو سکے۔ وہ آئندہ علمی اور روحانی ترقی کے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طالب العلم طالب الرحمٰن یعنی علم کو طلب کرنے والا رحمٰن کو طلب کرنے والا ہوتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اس روحانی علم کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر کے اپنے رحمٰن خدا کا قرب اور وصال حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

جو دوست امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکے ان کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ بھی اپنی صفائی نیت اور اخلاص کے مطابق اجر کے مستحق ہیں۔

خاکسار ناظر تعلیم و تربیت قادیان

۱۔ جماعت احمدیہ قادیان | بشیر احمد خان صاحب (۵۶) عبد العظیم صاحب (۵۴) مسعود احمد صاحب (۴۷) عبد الرحیم صاحب دیانت (۸۴) بشیر احمد صاحب بہاری (۴۰) فتح محمد صاحب گجراتی (۶۰) فخر الدین صاحب مالاباری (۵۸) عبد السلام صاحب مالاباری (۵۴) احمد حسین صاحب شبیر (۴۵) مرزا ظہیر الدین صاحب (۸۶) چوہدری عبد القدیر صاحب (۸۱) محمود احمد صاحب مبشر (۸۷) عطاء اللہ صاحب پلیڈر (۷۰) ممتاز احمد صاحب ہاشمی (۸۴) نادت الدین صاحب حیدر آبادی (۸۷) بشیر احمد صاحب حافظ آبادی (۷۰) محمد حفیظ صاحب حیدر آبادی (۷۰) حمید الدین صاحب ملک (۶۴) شہادت حسین صاحب (۷۳) شمس الدین صاحب (۷۰) ولی الدین صاحب (۶۷) احمد حسین صاحب حیدر آبادی (۵۶) عمر علی صاحب بنگالی (۷۸) نثار احمد صاحب (۸۰) بشیر احمد صاحب حیدر آبادی (۶۲) منور احمد صاحب طالب علم (۵۰) بشیر احمد صاحب گھٹالیاں (۶۰) بشیر الدین صاحب سونگھڑوی (۷۰) نثار احمد صاحب بنگلوروی (۷۲) عبد المجید صاحب ابن حافظ صاحب (۸۴) اشرف علی صاحب مالاباری (۳۶) کریم الدین صاحب (۸۸) مہر الدین صاحب (۸۴) زین الدین احمد صاحب (۵۰) بقائی اللہ دین صاحب (۵۰) مولوی محمد احمد صاحب (۵۶) عبد القادر صاحب اعوان (۶۰) محمد شفیع صاحب عابد (۷۲) صوفی علی محمد صاحب (۷۰) حافظ اللہ دین صاحب (۶۴) مرزا بشیر احمد صاحب انچارج لائبریری (۵۸) جمال الدین صاحب (۴۴) ایم سی بشیر مالاباری (۹۰) محمد علوی صاحب (۵۴) محمد شریف صاحب گجراتی (۴۷) مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی (۶۸) حبیب اللہ صاحب صادق (۸۴) سلیم احمد صاحب (۵۸) عبد الغفور صاحب (۶۴) انوار الحسن صاحب (۴۴) عبد الرحمٰن صاحب بیل (۶۰) افتخار احمد صاحب اشرف (۴۴) عبد الحمید صاحب دیہاتی مبلغ (۶۰) محمد عمر صاحب مالاباری (۸۶) شجاعت احمد صاحب (۴۴) بشیر احمد صاحب ناظم گیانی (۸۸) نذیر احمد صاحب پشاوری (۴۲) یونس احمد صاحب (۹۰) محمد حنیف صاحب فریدی (۶۸) محمد سعید صاحب الازہر (۶۸) جلال الدین صاحب مالاباری (۵۸) عبد الرشید صاحب نیاز (۵۲) شمس العارفین صاحب (۶۰) چوہدری عبد الحق صاحب (۶۸) عطاء الرحمٰن صاحب عباسی (۵۰) سکندر خان صاحب (۵۸) استانی امۃ الحفیظ صاحبہ (۶۲) مولوی محمد عبد اللہ صاحب (۸۹) چوہدری محمد طفیل صاحب (۵۰) محمد یوسف صاحب (۵۴) مستری محمد دین صاحب (۳۵) صوفی غلام احمد صاحب (۳۵) عبد السلام صاحب (۳۳)

۲۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد دکن | صالح محمد اللہ دین صاحب (۹۰) لطف اللہ صاحب (۳۴) یوسف احمد اللہ دین صاحب (۷۲) سید عمر صاحب (۷۶) بشیر احمد صاحب (۳۴) بشیر الدین صاحب (۶۵) سیع الدین صاحب (۲۸) محمد یٰسین صاحب شریف (۴۳) محمد یٰسین اللہ دین صاحب (۳۵) سید جہانگیر احمد صاحب (۴۳) سید جہانگیر علی صاحب (۵۴) سید جعفر علی (۵۶)

۳۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن | محمد اسحاق صاحب تنویر (۹۰) محمد شہادت احمد صاحب (۴۵) صبیحہ محمد اعظم صاحب (۶۶) خلیل جی صاحب (۹۳) مرزا احمد اللہ بیگ صاحب (۷۵) صدیقہ بانو صاحبہ (۸۴)

۴۔ جماعت احمدیہ نظام آباد | محمد عبد القادر صاحب (۳۳) سیدہ امۃ الباری صاحبہ (۷۰) زیب النساء بیگم صاحبہ (۵۲) سید مسعود احمد صاحب (۳۵) حکیم احمد حسین خان صاحب (۳۳) سید منظور احمد صاحب (۵۷) سید مشتاق احمد صاحب (۵۶) سید اسحاق محمد صاحب (۴۲)

۵۔ جماعت احمدیہ بنگلور سٹی | اختر بیگم صاحبہ (۸۶) سلیمہ خاتون صاحبہ (۵۴) سلیمہ بیگم صاحبہ (۶۴) عابدہ سلطانہ بیگم صاحبہ (۶۰) عاقلہ بیگم صاحبہ (۳۲)

۶۔ جماعت احمدیہ کیرنگ | انیس الرحمٰن خان صاحب (۶۳) حنیف خان صاحب (۳۹) سلامت خان صاحب (۴۲) محمد نصیر الدین صاحب (۳۳) محمد فضل الٰہی صاحب (۵۰) شیخ مکرم علی صاحب (۳۳)

۷۔ جماعت احمدیہ ہبلی۔ حضرت صاحب منڈاسگھر صاحب (۶۷) عبد السلیم صاحب (۳۳)

۸۔ جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ سید ریاض الدین احمد صاحب (۴۷)

۹۔ جماعت احمدیہ بنارس۔ صبیحہ پاکیزہ صاحبہ (۹۴)

۱۰۔ جماعت احمدیہ سوراب۔ بی محمد احمد صاحب مالاباری (۷۷)

۱۱۔ جماعت احمدیہ بھرت پور۔ سراج الدین صاحب (۵۴) ابو القاسم صاحب (۴۰) الکلیمہ خاتون صاحبہ (۳۸) عبد الحفیظ صاحب (۵۰) نفیسہ بانو بیگم (۵۰) عبد الرحمٰن صاحب (۸۴) یعقوب حسین صاحب (۵۴) خادم اسلام صاحب (۴۴) محمد حسین صاحب (۴۵) منورہ بیگم (۴۴) عبد المطلب صاحب (۴۵) ثاقب علی صاحب (۴۴) مسعودہ خاتون صاحبہ (۸۴) زین الحق صاحب (۳۴) محمد سعید شیخ صاحب (۴۴) صابرہ خاتون (۵۳) عبد الرحمٰن صاحب فانی (۷۴) عبد الستار صاحب (۴۰)

۱۲۔ جماعت احمدیہ دیو درگ۔ نور جہاں بیگم صاحبہ (۶۰) عبد الغنی صاحب شاکر (۵۷) رضیہ سلطانہ صاحبہ (۵۷) ناصرہ بیگم صاحبہ۔

۱۳۔ جماعت احمدیہ کوٹیلہ۔ منشی عبد الغفار صاحب (۷۰) عبد اللہ خان صاحب (۴۴) عبد الستار صاحب (۶۸)

۱۴۔ مولوی سعید غلام ہادی صاحب (۷۰) عبد الشکور صاحب۔

۱۵۔ جماعت احمدیہ کلکتہ | منشی شمس الدین صاحب (۷۵) محمد انوار الحق صاحب (۶۵) سید بدر الدین احمد صاحب (۶۲)

۱۶۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی۔ سی۔ ایچ عبد القادر صاحب (۴۷)

۱۷۔ جماعت احمدیہ ماندوجن کشمیر | غلام رسول صاحب بانڈے (۴۰) غلام احمد شاہ صاحب مبلغ (۹۴) محمد امین شاہ ابن راقم (۶۲) عبد الغنی صاحب بانڈے (۶۰) عبد الرزاق صاحب بانڈے (۴۵)

۱۸۔ جماعت احمدیہ مدراس۔ صدیق احمد صاحب ایتی (۶۶) عصمت اللہ صاحب (۵۸)

درخواست دعا

مکرم بابو تاج الدین صاحب صدر جماعت سرینگر کے دو بچے علی گڑھ وغیرہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور مکرم جمال الدین صاحب میر حیدر واہ کے بیٹے عزیز عبد القیوم میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

نیز حضرت عرفانی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں مکرم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر و مکرم چوہدری حاکم الدین سابق تاجر قادیان بیمار ہیں احباب ان سب کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار

ملک صلاح الدین قادیان

بقایا دار جماعتیں فوری طور پر متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تدریجی بجٹ کے مقابل پر بہت کم رقوم چندہ جات مرکز میں پہنچی ہیں۔ اور متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ غیر معمولی طور پر بقایا کی رقوم قابل ادا ہیں۔

اگرچہ عام طور پر جماعتیں مالی سال کے آخری حصہ میں زیادہ محنت اور توجہ کر کے بقایا کو صاف کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ لیکن آمد چندہ جات کی موجودہ رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک احباب جماعت اور عہدیداران مالی نے کمی آمد کو پورا کرنے کی کما حقہٗ کوشش نہیں کی۔

چونکہ موجودہ مالی سال ختم ہونے میں اب بہت تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے جملہ عہدیداران مالی اور احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ بقایا جات کی وصولی کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ تا آخر اپریل تک سو فی صدی وصولی بجٹ کی توقع ہو سکے۔

بجٹ کو پورا کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یاد رکھنا چاہیئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ نہ خدا پر احسان ہے۔ جو ..... خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

سیدنا حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد خواہ عہدے دار ہو یا نہ ہو۔ اپنے اپنے چندوں کا محاسبہ کرے۔ اور جو کمی اس میں رہ گئی ہو۔ اسے پورا کرنے کے لئے فکرمند ہو۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور اس کے فضل سے آتا ہے۔ اور وہ شخص جو سلسلہ کی ضروریات کو مقدم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اپنے مال کا ایک حصہ خرچ کرتا ہے۔ وہ کبھی غریب نہیں ہوتا۔ بلکہ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس مالی جہاد کے زمانہ میں اپنی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کریں اور اپنے بجٹ کو سو فی صدی پورا کر کے اس بات کا عملی ثبوت دیں۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مقاماتِ مقدسہ قادیان کی غیر معمولی مرمت اور احبابِ جماعت کا فرض

پیشتر ازیں بذریعہ سرکلر و اعلان اخبار بدر احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں قادیان کے مقدس احمدیہ ایریا کی عمارتوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور فوری مرمت و تعمیر کی محتاج ہے۔ اس غرض کے لئے چندہ کی تحریک نظارت ہذا کی طرف سے کی جا چکی ہے۔

لیکن ابھی تک بہت کم احباب نے اس اہم ضرورت کو محسوس کر کے اس میں حصہ لیا ہے۔ حال ہی میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ماہرین فن کو معائنہ کے لئے قادیان بھجوایا تھا۔ جن کے اندازہ کے مطابق فوری مرمتوں کے اخراجات کا کم و بیش تیس ہزار روپے بنتا ہے اور یہ غیر معمولی خرچ لگایا ہے کہ جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے معمولی سالانہ بجٹ میں گنجائش نہیں نکل سکتی۔ لہٰذا احباب جماعت کو چاہیئے کہ سلسلہ کی اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے فوری توجہ کریں اور حسب توفیق اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

دوست یہ بھی یاد رکھیں کہ بغیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کی تحریک مرمت مکانات سے الگ ہے اور جو احباب اس مد میں مبلغ یکصد یا زائد رقم ادا کریں گے اُن کے نام بطور یادگار اس چار دیواری پر لکھوانے کا انتظام کیا جائیگا۔

عہدیداران مال کا فرض ہے کہ جہاں وہ احباب جماعت کے لازمی چندہ کی سو فیصدی وصولی کا انتظام کریں وہاں تمام جماعت کو ان طوعی تحریکات میں شامل کرنے کیلئے بھی از حد کوشش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ قادیان جو ہمارا دائمی مرکز ہے یہاں کے مقامات مقدسہ کی حفاظت اور مرمت کے کام میں حصہ لینا ہر سچے اور مخلص احمدی کا فرض ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کی قربانیاں

ایمان اور اخلاص پیدا کرنے کے لئے ہیں

۳۱ مارچ یاد رکھیں

فرمایا "یہ تحریک (تحریک جدید) صرف اس شخص کے لئے ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت اور فضل اور احسان سمجھتا ہے۔ اور جو سب کچھ دینے کے باوجود یہ یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے اس پر احسان کیا ہے کہ اس نے اسے خدمتِ دین کی توفیق دی۔"

"پس ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے میں اسے کہتا ہوں کہ تم چپ رہو جب تک کہ خدا تمہارے ایمانوں کو درست نہ کر دے۔ اس وقت تک تم ایک پائی چندہ مت دو۔ اور پھر دیکھو کہ خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔"

اصل بات یہ ہے کہ تحریک جدید کا مالی جہاد جو بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا ہو رہا ہے اور احباب سے مالی مطالبہ ہو رہا ہے یہ اسی لئے ہے کہ ان کے دلوں میں ایمان اور اخلاص پیدا ہو جائے۔ جب کسی کے دل میں ایمان آ جائے تو وہ خود بخود اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار ہوگا۔ پس تحریک جدید ایمان اور اخلاص پیدا کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر دوست کو تحریک جدید کے وعدے اسی احسان کے مطابق کہ خدا تعالیٰ نے اس پر احسان فرمایا ہے کہ اسے خدمتِ دین کی توفیق دی۔ ادا کریں۔ اس لئے احباب اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھتے ہوئے اپنے **سال ۲۳ و ۱۳** کے **وعدوں کو ۳۱ مارچ تک** سو فی صدی پورا کرنے کی کوشش فرماویں۔ ایسے احباب کی فہرست حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائے گی اور اخبار بدر میں بھی شائع کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان

پروگرام دورہ منشی عبد الرحیم صاحب فانی انسپکٹر بیت المال علاقہ جات بمبئی و دکن

از ۶ ۳/۵۷ لغایت ۲۹ ۳/۵۷

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بمبئی و دکن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم منشی عبد الرحیم صاحب فانی مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۶ ۳/۵۷ لغایت ۲۹ ۳/۵۷ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع کی جاتی ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا تعاون کر کے ممنون فرماویں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نام جماعت	تاریخ روانگی	رسید در جماعت	تاریخ رسیدگی
قادیان	۵۷-۳-۶	بمبئی	۵۷-۳-۸
بمبئی	۵۷-۳-۱۲	شولاپور	۵۷-۳-۱۴
شولاپور	۵۷-۳-۱۵	یادگیر	۵۷-۳-۱۶
یادگیر	۵۷-۳-۲۱	تیماپور۔ شوراپور	۵۷-۳-۲۱
تیماپور	۵۷-۳-۲۳	یادگیر	۵۷-۳-۲۳
یادگیر	۵۷-۳-۲۴	ادگلور	۵۷-۳-۲۴
ادگلور	۵۷-۳-۲۵	رائچور	۵۷-۳-۲۵
رائچور	۵۷-۳-۲۷	دیودرگ	۵۷-۳-۲۷
دیودرگ	۵۷-۳-۲۱	حیدرآباد	۵۷-۳-۲۹

کراچی ۔ ۵ رمارچ اقوام متحدہ کی مجلس تحفظ کے صدر مسٹر یارنگ ۱۳ رمارچ کو کراچی آ رہے ہیں ۔ یو۔ این اقوام متحدہ کی مجلس تحفظ کی قرار داد کے مطابق مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے ہندوستان و پاکستان کی حکومتوں کے ساتھ کسی تجویز پر بات چیت کرنے کے لئے آ رہے ہیں ۲۰ رمارچ تک کراچی میں رہیں گے اس کے بعد دہلی کے لئے روانہ ہو جائیں گے ۔

سویز ۵ رمارچ ۔ ڈوبے ہوئے جہازوں کو نکالنے والے جرمن جہازوں نے نہر سویز سے ایک اور ڈریجر کو نکال لیا ۔ کل اس جہاز کو نکال کر کھاری پانی کی جھیل میں لے جایا گیا ۔ اب اسمٰعیلیہ کے قریب ایک بڑا جہاز ڈوبا ہوا ہے اس کو نکالنے کے بعد نہر میں دس ہزار ٹن کے جہازوں کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی ۔ لیکن مصر نے اقوام متحدہ کو ابھی تک اس جہاز کو نکالنے کی اجازت نہیں دی ہے ۔ اس وقت سویز میں مختلف ممالک کے جہاز جمع ہیں ۔ جو نہر کے صاف ہوتے ہی روانہ ہو جائیں گے ۔

کوئٹہ ۵ رمارچ ۔ فرانس کے وزیر اعظم مسٹر مولے نے ٹیلی ویژن پر ایک تقریر میں کہا کہ نہر سویز کے بحران نے یورپ کو جو سبق دیا ہے اس کے نتیجہ میں ہر کوشش اس بات کی کی جانی چاہیئے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کہ تیل کا متبادل تلاش کیا جائے ۔ اس کے بحران سے یورپ نے یہ بھی سیکھا ہے کہ اس کو اپنے سپلائی کے ذرائع میں تبدیلی کرنی چاہیئے ۔ مسٹر مولے نے کہا کہ صدر آئزن ہاور کے ساتھ بات چیت کے بعد میں مسئلہ کے پُرامن تصفیہ کے لئے پر امید ہوں ۔ لیکن میں نے اس سلسلہ میں مبالغہ کے ساتھ امید قائم نہیں کی ۔ انہوں نے کہا کہ نوآبادیوں کے بارے میں برطانیہ اور فرانس مختلف پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں ۔ اور دس سال کے بعد ہم دیکھیں گے کہ کونسی پالیسی کامیاب ہوتی ہے

نئی دہلی ۔ ۴ رمارچ جنرل ۔ ایس ۔ ایم شری ناگیش چیف آف دی آرمی سٹاف ریٹائر ہو رہے ہیں ۔ انہوں نے آج ایک فاریٖ آرڈر آف دی ڈے جاری کیا ہے ۔ جس میں انہوں نے ہندوستانی فوج کے افسروں اور جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ گذشتہ دو برس کے عرصہ میں اگر میں فوج کی قابلیت بڑھانے میں کوئی مدد کرنے کے قابل ہو سکا ہوں تو اسکی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا ہوں ۔ مجھے ایسے افسروں اور جوانوں کی شاندار جماعت کی حمایت حاصل ہے جو بہادری حوصلہ اور اپنے فرض کو بجالانے کے لئے عقیدت کے بارے میں کسی سے بھی کمتر نہیں ہیں ۔ مجھے اس بات میں رتی بھر شبہ نہیں کہ میرے جانشین جنرل تھمیا کی رہنمائی کے ماتحت آپ لوگ کامیابیوں کا بلند ترین معیار برقرار رکھیں گے ۔ اور ہمارے ملک کے لوگوں کی آنکھوں میں آپ کے لئے عزت اور وقار برابر قائم رہے گا ۔ آپ نے تمام فوجیوں کے تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا ۔

انتخاب تحصیل کھیرا گڑھ (یو۔پی) میں جماعت احمدیہ کی امداد

صالح نگر سے مکرم عزیز احمد خاں صاحب ملکانہ اطلاع دیتے ہیں کہ نظارت ہذا کے اعلان کے مطابق جماعت احمدیہ نے تحصیل کھیرا گڑھ کے الیکشن میں کانگرس امیدوار کی اعانت کی پبلک ہمارے جماعتی نظام سے بہت متاثر ہوئے ۔ اس موقعہ پر ہم نے ہندی اور انگریزی کا جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا ۔ حکام نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا ۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجہ

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آڈیٹر کی اسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے ۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ و دیانت دی جائے گی ۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ سابقہ تجربہ ، عمر ، صحت وغیرہ کی تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت یا قریب کی جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق سے ۲۵ مارچ تک بھجوا دیں ۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان

اگر کسی شہر میں امیر مقامی بھی ہو اور پراونشل امیر بھی تو امام الصلوٰۃ بننے کا حق تقدم کے لحاظ سے پراونشل امیر کو ہی ہوگا ۔ ان کی عدم موجودگی کی صورت میں امیر مقامی یا مرکز کی طرف سے منظور شدہ امام الصلوٰۃ نماز پڑھائیگا ۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان